من کی بات

جلد-9

ان لوگوں کے لئے وہ کچھ بھی ناممکن نہیں ہے جو اپنی ترجیحات پر دھیان لگاتے ہیں چاہے وہ ذہنی وجسمانی چیلنج سے دوچار ہوں، غربت، تعلیم یا وسائل کے فقدان کا سامنا کر رہے ہوں ان لوگوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے خود کی اور دوسروں کی مدد میں حائل دشواریوں پر قابو پایا ہے۔

من کی بات کی نویں جلد ملک کے طول وارض سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں سے متعلق ہے جن کا عزم و استقلال انہیں درپیش چیلنجوں سے بڑھ کر رہا ہے۔ ویدنگی کلکرنی سے لیکر، جو 20 سال کی ہو کر سائیکل پر سفر کرنے والی کم عمر ترین خاتون بنیں تو رنگفامی اور اینجل یونگ تک جنہوں نے ایسے علاقہ میں سیب کی کاشت کی جہاں سیب اُگانا ناممکن تصور کیا جاتا تھا اور مدورائی چنا پلے، جنہوں نے اپنی طرح کی دیہی خواتین کی مدد کے لئے کمیونٹی بنکنگ گروپ شروع کئے تاکہ انہیں مالی اعتبار سے خود کفیل بنایا جا سکے۔ یہ کہانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہر چیز ممکن ہے اگر کوئی اسے کر گزرنے کا عزم رکھے۔

₹99
www.amarchitrakatha.com
ISBN 978-93-6127-796-2
9 789361 277962

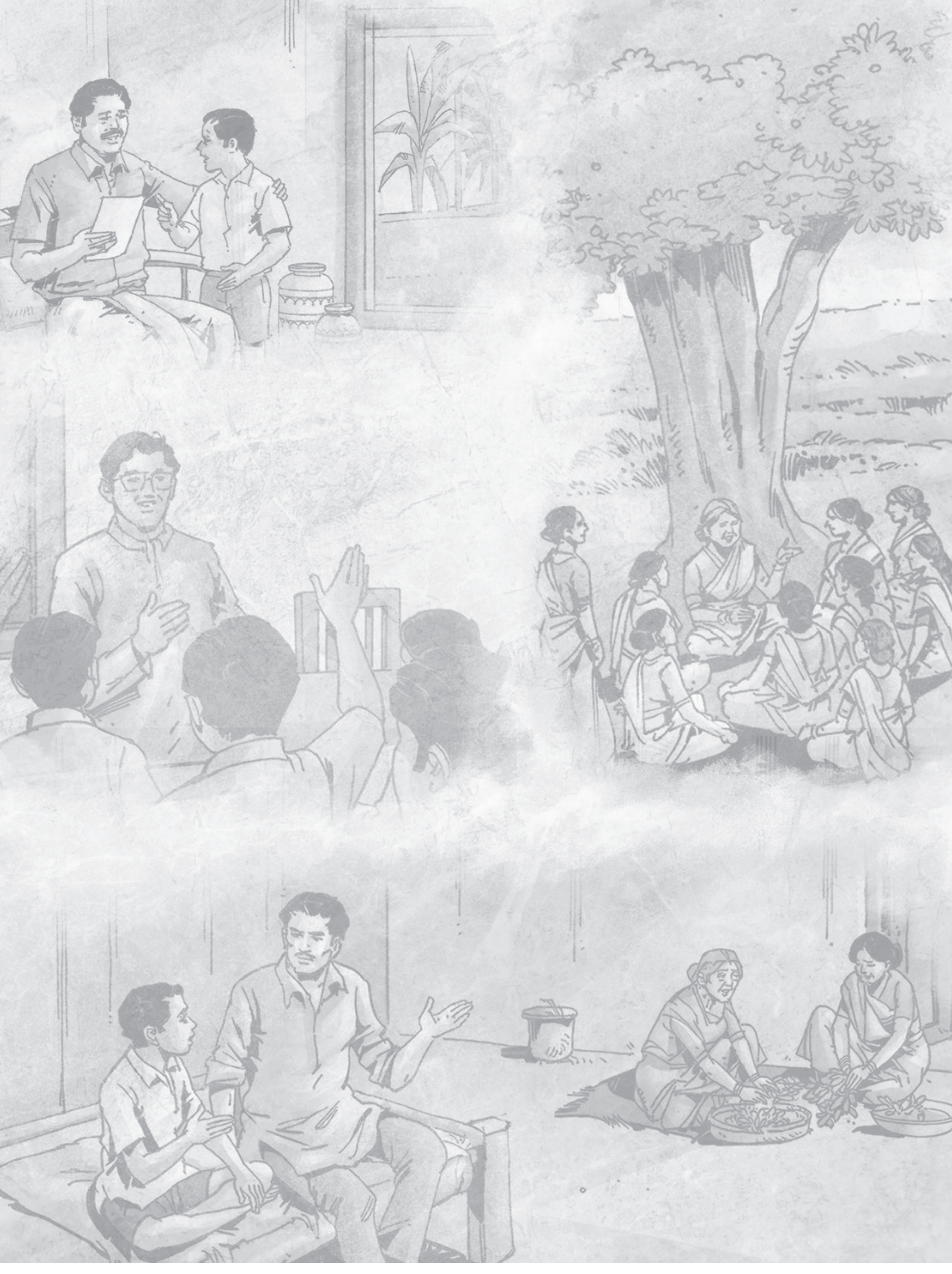

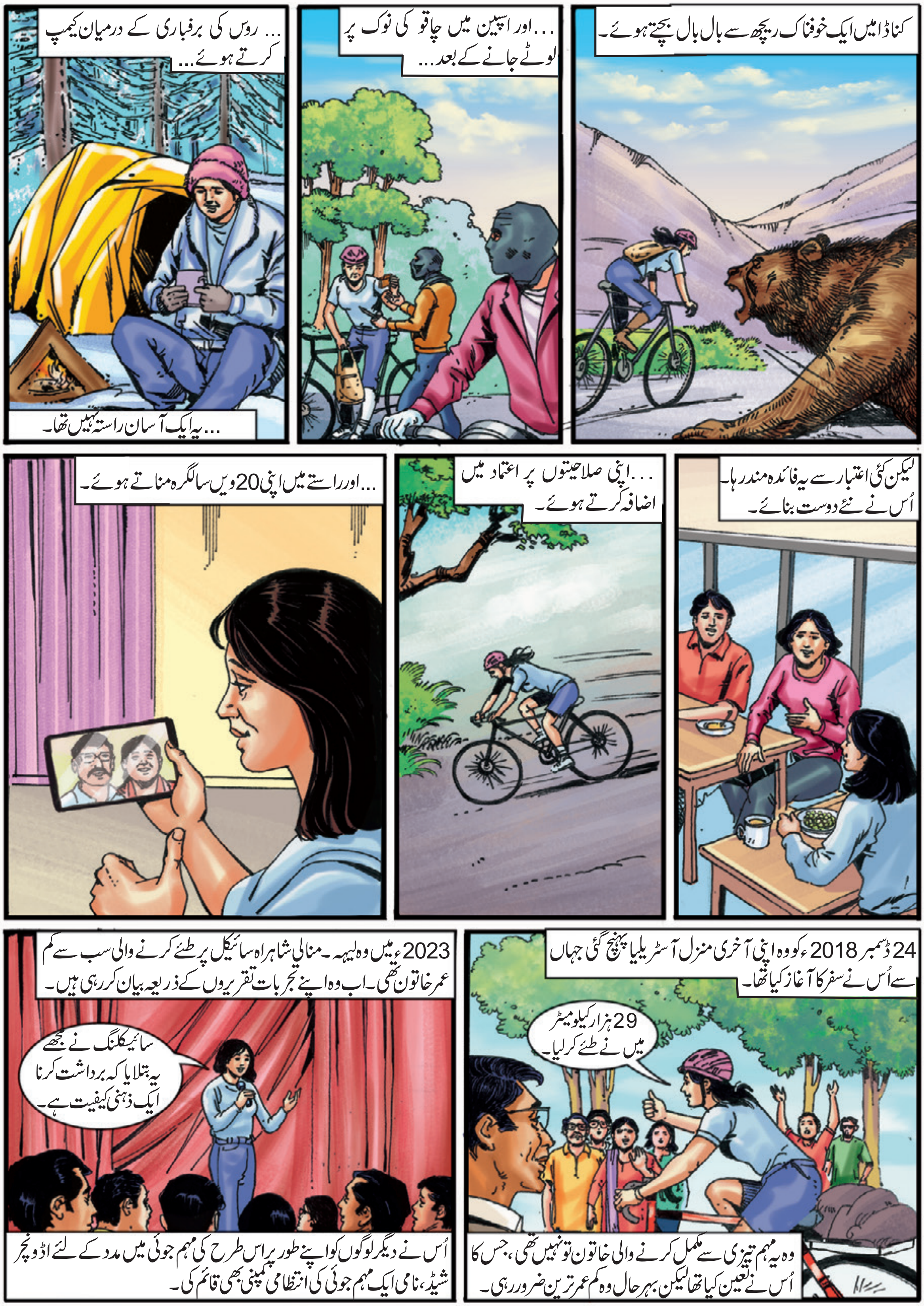
کناڈامیں ایک خوفناک ریچھ سے بال بال بچتے ہوئے۔
...اور اسپین میں چاقو کی نوک پر لوٹے جانے کے بعد...
... روس کی برفباری کے درمیان کیمپ کرتے ہوئے...
...یہ ایک آسان راستہ نہیں تھا۔
لیکن کئی اعتبار سے یہ فائدہ مند رہا۔ اُس نے نئے دوست بنائے۔
...اپنی صلاحیتوں پر اعتماد میں اضافہ کرتے ہوئے۔
...اور راستے میں اپنی 20ویں سالگرہ مناتے ہوئے۔
24 دسمبر 2018ء کو وہ اپنی آخری منزل آسٹریلیا پہنچ گئی جہاں سے اُس نے سفر کا آغاز کیا تھا۔
29 ہزار کیلومیٹر میں نے طئے کرلیا۔
وہ یہ مہم تیزی سے مکمل کرنے والی خاتون تو نہیں تھی، جس کا اُس نے تعین کیا تھا لیکن بہرحال وہ کم عمر ترین ضرور رہی۔
2023ء میں وہ لیہہ۔منالی شاہراہ سائیکل پر طئے کرنے والی سب سے کم عمر خاتون تھی۔اب وہ اپنے تجربات تقریروں کے ذریعہ بیان کررہی ہیں۔
سائیکلنگ نے مجھے یہ بتلایا کہ برداشت کرنا ایک ذہنی کیفیت ہے۔
اُس نے دیگر لوگوں کو اپنے طور پر اس طرح کی مہم جوئی میں مدد کے لئے اڈونچر شیڈ، نامی ایک مہم جوئی کی انتظامی کمپنی بھی قائم کی۔

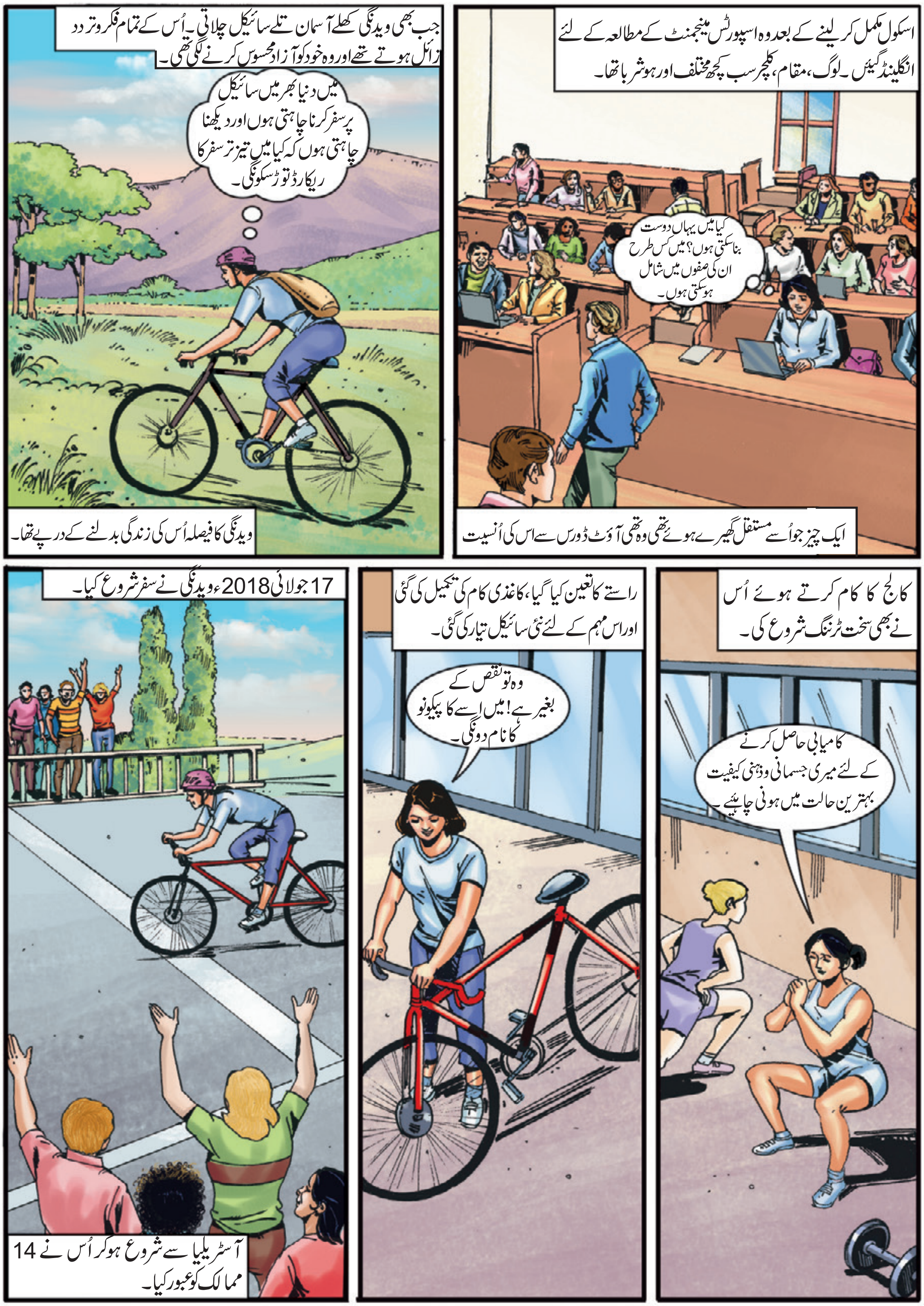
اسکول مکمل کر لینے کے بعد وہ اسپورٹس مینجمنٹ کے مطالعہ کے لئے
انگلینڈ گیئں ۔لوگ، مقام، کلچر سب کچھ مختلف اور ہوشربا تھا۔
کیا میں یہاں دوست بنا سکتی ہوں؟ میں کس طرح ان کی صفوں میں شامل ہو سکتی ہوں۔
ایک چیز جو اُسے مستقل گھیرے ہوئے تھی وہ تھی آؤٹ ڈورس سے اس کی اُنسیت
جب بھی ویدنگی کھلے آسمان تلے سائیکل چلاتی ۔اُس کے تمام فکر و تردد
زائل ہوتے تھے اور وہ خود کو آزاد محسوس کرنے لگی تھی۔
میں دنیا بھر میں سائیکل پر سفر کرنا چاہتی ہوں اور دیکھنا چاہتی ہوں کہ کیا میں تیز تر سفر کا ریکارڈ توڑ سکونگی۔
ویدنگی کا فیصلہ اُس کی زندگی بدلنے کے درپے تھا۔
کالج کا کام کرتے ہوئے اُس
نے بھی سخت ٹرنگ شروع کی۔
کامیابی حاصل کرنے کے لئے میری جسمانی و ذہنی کیفیت بہترین حالت میں ہونی چاہئیے۔
راستے کا تعین کیا گیا، کاغذی کام کی تکمیل کی گئی
اور اس مہم کے لئے نئی سائیکل تیار کی گئی۔
وہ تو نقص کے بغیر ہے! میں اسے کا پیکونو کا نام دونگی۔
17 جولائی 2018ء ویدنگی نے سفر شروع کیا۔
آسٹریلیا سے شروع ہو کر اُس نے 14
ممالک کو عبور کیا۔

ویدنگی کلکرنی

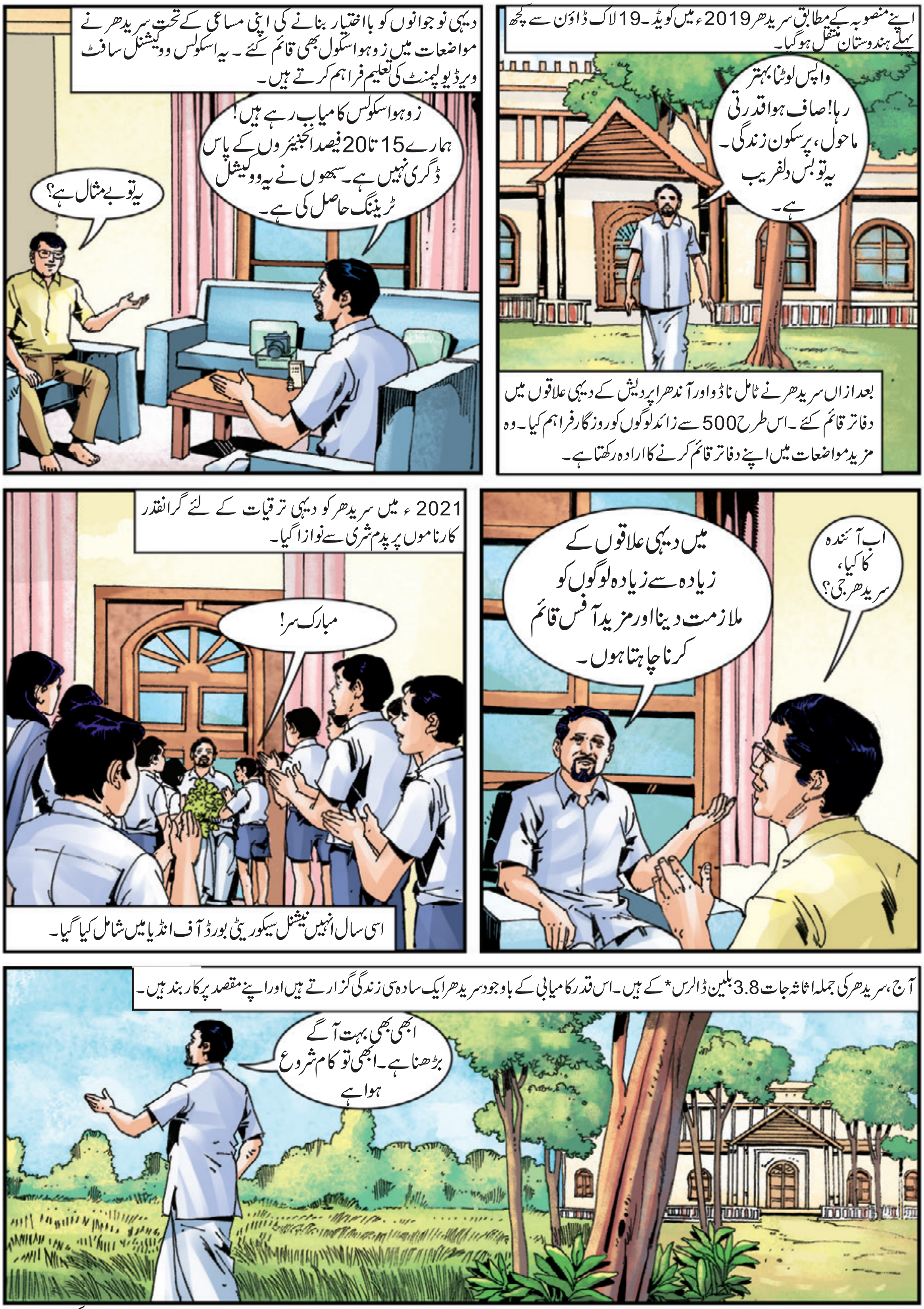

*زائد از 30 ہزار کروڑ روپئے۔

سریدھر کاروبار کو فروغ دینے کے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھتا گیا 1996ء میں۔
ہم کب تک دوسروں کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ کیوں نہ ہم اپنی خود کی کمپنی قائم کریں؟
ہم بھائیوں سے تجارتی شراکت دار ہو جائیں گے۔
آپس میں ملکر انہوں نے ایڈوینٹ نیٹ نامی سافٹ ویر ڈیولپمنٹ ہاوز قائم کیا۔
سریدھر اور ان کا خاندان پیشقدمی کی جانب تھا۔
چار سال میں ہماری کمپنی کا منافع دس ملین ڈالر سے تجاوز کر گیا ہے!
اب ہمارے لئے کوئی روک نہیں ہے!
کمپنی کا 2009ء میں نام بدل کر زوہو کارپوریشن رکھا گیا۔ آئندہ دہے میں کمپنی امریکہ اور دنیا کی ایک ممتاز کمپنی بن گئی۔
تاہم، ویمبو کے ذہن میں کاروبار اور منافع سے بھی ہٹ کر اور اہم چیزیں تھیں۔
یہ تمام کامیابی کا کیا مقصد ہے اگر میں اپنے ملک کی کوئی مدد نہ کرسکوں۔ مجھے واپس جانا چاہئیے۔ مجھے اپنے تمام وسائل کو سافٹ ویر شعبہ میں ہندوستان کو خود کفیل بنانے میں ہندوستان کی مدد کرنا اور روزگار پیدا کرنے پر مرکوز کرنا ہوگا۔
جلد ہی۔
میں چاہتا ہوں کہ ہم ہندوستان لوٹ جائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دفاتر ٹامل ناڈو کے متھلم پرائے گاؤں میں کھولے جائیں۔
میں ہندوستان واپس جانے کے خیال سے متفق ہوں۔
بڑے شہر زائد آبادی والے اور آلودہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں باصلاحیت لوگوں کی کمی ہوتی ہے۔ ہمیں ہندوستان کے ہر حصے میں مواقع فراہم کرنا ہے۔
لیکن ہم ایک گاؤں سے کس طرح ہماری کارکردگی جاری رکھ سکتے ہیں؟

سریدھر ویمبو

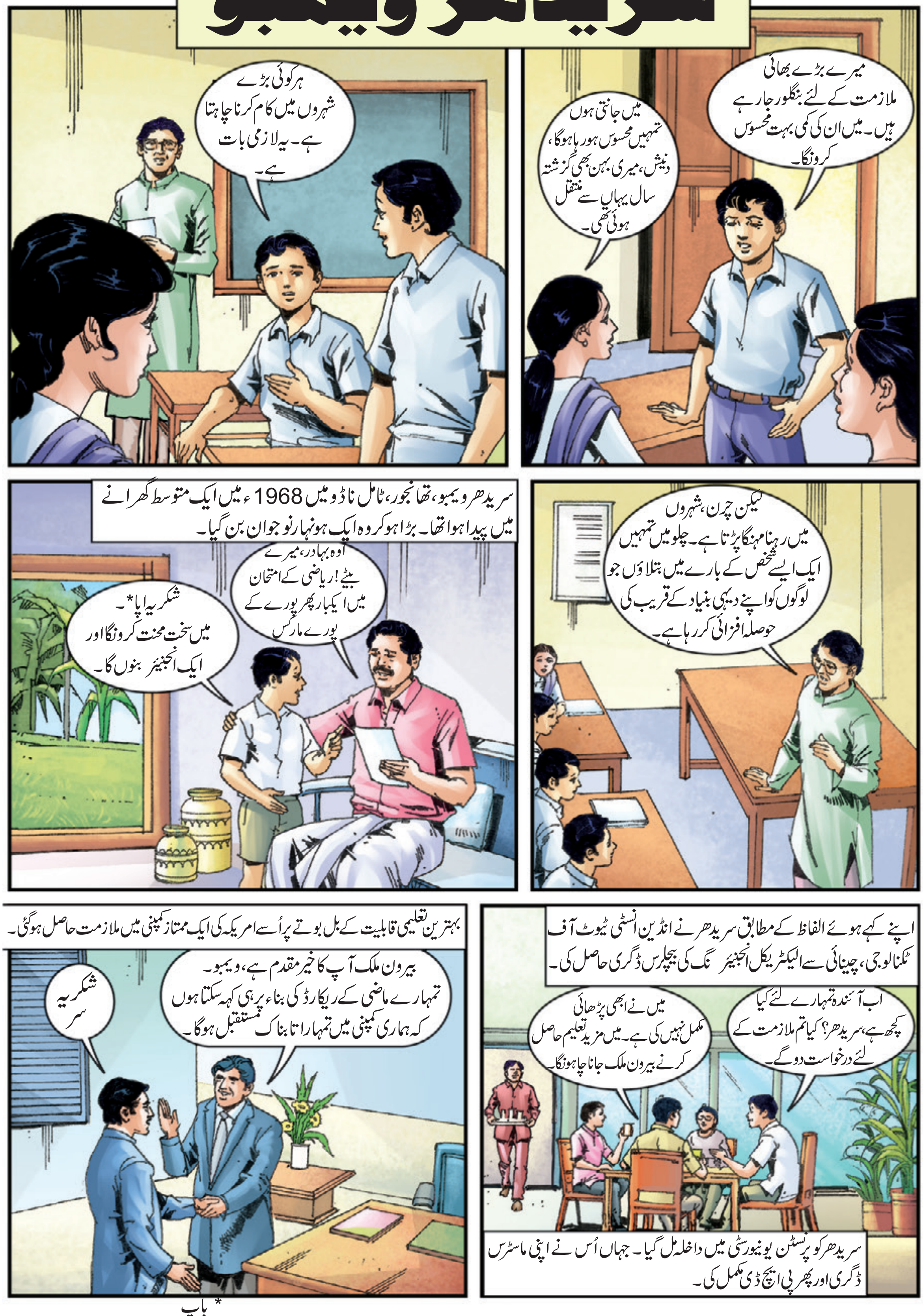

* باپ

^ نیوجرسی، امریکہ کی ایک پروقار یونیورسٹی

اور2021ء میں نودہ پھل پھول گئے۔
سیب! کتنے سارے!
پہلے سال ہی میں انہوں نے 200 کیلوسیب حاصل کئے۔
ایسے علاقہ میں جہاں سیب پنپ نہیں سکتے!
یہ تو معجزہ ہے!
خوشیاں مناتے ہوئے، رنگفامی نے ان میں سے کافی سارے اپنے دوستوں اور خاندان والوں میں تقسیم کر دیئے۔
رنگفامی کا من کی بات میں تذکرہ ہوا اور ریاستی چیف منسٹر بیرین سنگھ نے ان کی ستائش بھی کی۔
یہ صحت بخش کاشت کو دیکھنا میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ تم نے جو جوکھم لیا اور تمہاری یہ انتھک محنت ہمارے باغبانی کے شعبہ کے لئے کافی امید افزاء ہے۔
انہیں رقمی ایوارڈ بھی حاصل ہوا۔
اس رقم سے ہم سیب کی کاشت کو توسیع دے سکتے ہیں۔
ہمارے اوکھیریل میں کولڈ اسٹوریج اور فوڈ پراسسنگ سہولتیں بھی درکار ہیں۔ اس سے ہماری اور دیگر کاشتکاروں کی مدد ہوگی۔ ہماری پیداوار کو محفوظ رکھنے اور مارکٹ تک اس کی رسائی حاصل ہو سکے گی۔
رنگفامی اب سیب کی کاشت میں دوسروں کو تربیت دینے کا منصوبہ رکھتا ہے تا کہ منی پور اپنے طور پرویسی سیب اُگانے کا فخریہ اعزاز حاصل کر سکے۔

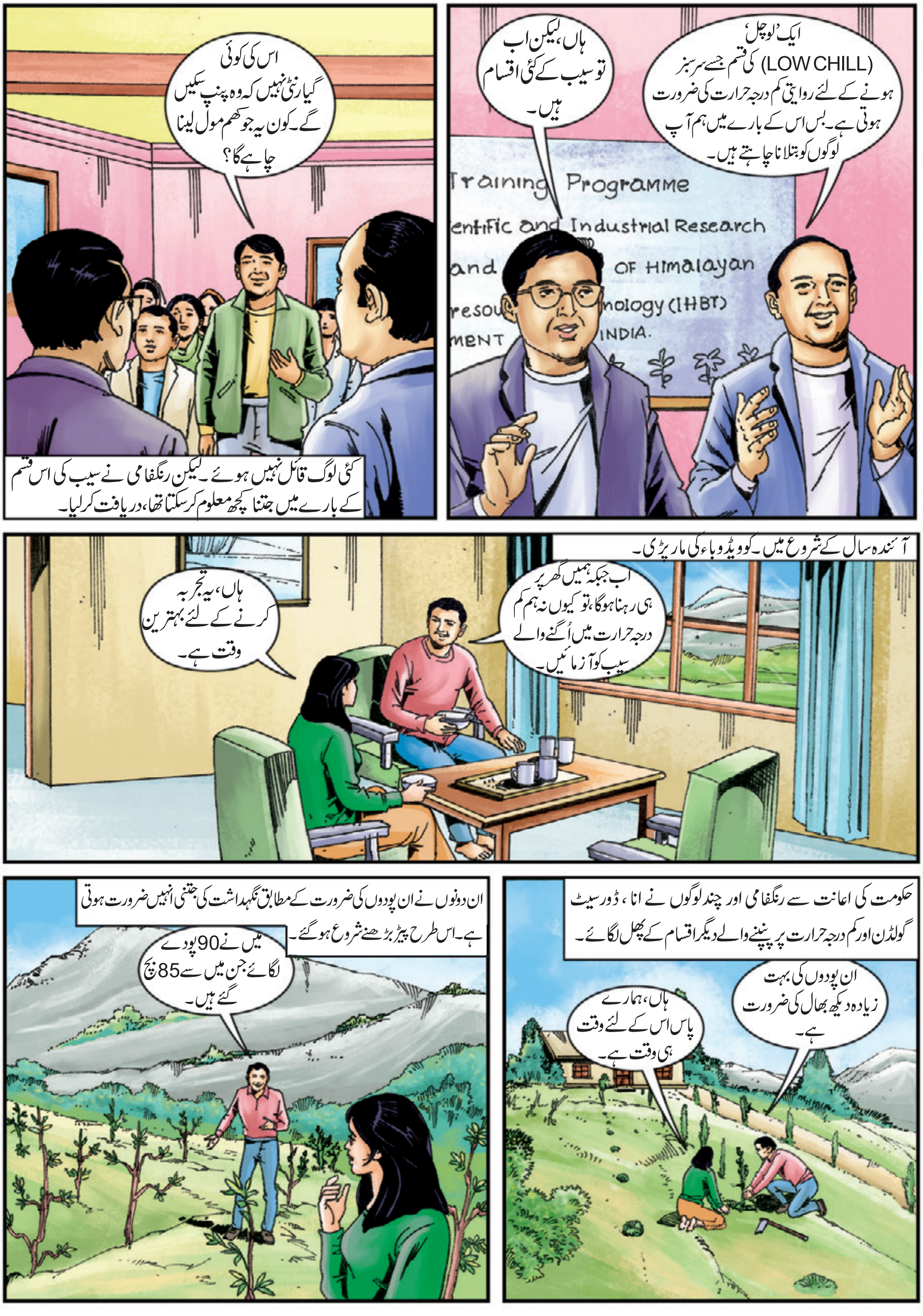
ایک 'لوچل' (LOW CHILL) کی قسم جسے سرسبز ہونے کے لئے روایتی کم درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بس اس کے بارے میں ہم آپ لوگوں کو بتلانا چاہتے ہیں۔
ہاں، لیکن اب تو سیب کے کئی اقسام ہیں۔
Training Programme
Industrial Research
of Himalayan
nology (IHBT)
INDIA.
اس کی کوئی گیارنٹی نہیں کہ وہ پنپ سکیں گے۔ کون یہ جوکھم مول لینا چاہے گا؟
کئی لوگ قائل نہیں ہوئے۔ لیکن رنگفامی نے سیب کی اس قسم کے بارے میں جتنا کچھ معلوم کرسکتا تھا، دریافت کرلیا۔
آئندہ سال کے شروع میں۔ کوویڈ وباء کی مار پڑی۔
اب جبکہ ہمیں گھر پر ہی رہنا ہوگا، تو کیوں نہ ہم کم درجہ حرارت میں اُگنے والے سیب کو آزمائیں۔
ہاں، یہ تجربہ کرنے کے لئے بہترین وقت ہے۔
حکومت کی اعانت سے رنگفامی اور چند لوگوں نے انا، ڈورسیٹ گولڈن اور کم درجہ حرارت پر پنپنے والے دیگر اقسام کے پھل لگائے۔
ان پودوں کی بہت زیادہ دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔
ہاں، ہمارے پاس اس کے لئے وقت ہی وقت ہے۔
ان دونوں نے ان پودوں کی ضرورت کے مطابق نگہداشت کی جتنی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح پیڑ بڑھنے شروع ہوگئے۔
میں نے 90 پودے لگائے جن میں سے 85 بچ گئے ہیں۔

رنگفامی یونگ

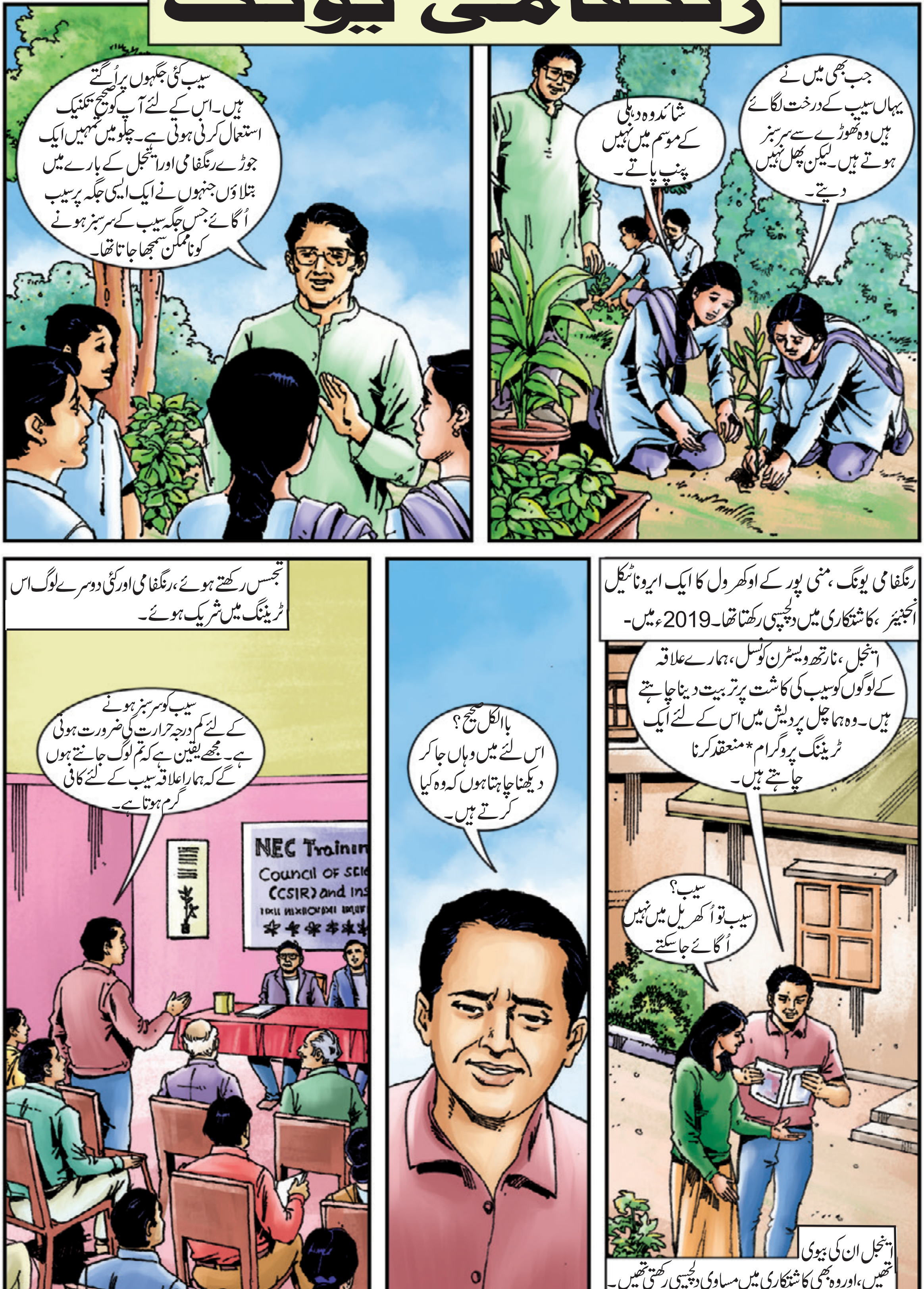

* کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) اور انسٹی ٹیوٹ آف ہمالین بائیو ریسورس ٹکنالوجی (آئی ایچ بی ٹی) کا مشترکہ پروگرام۔

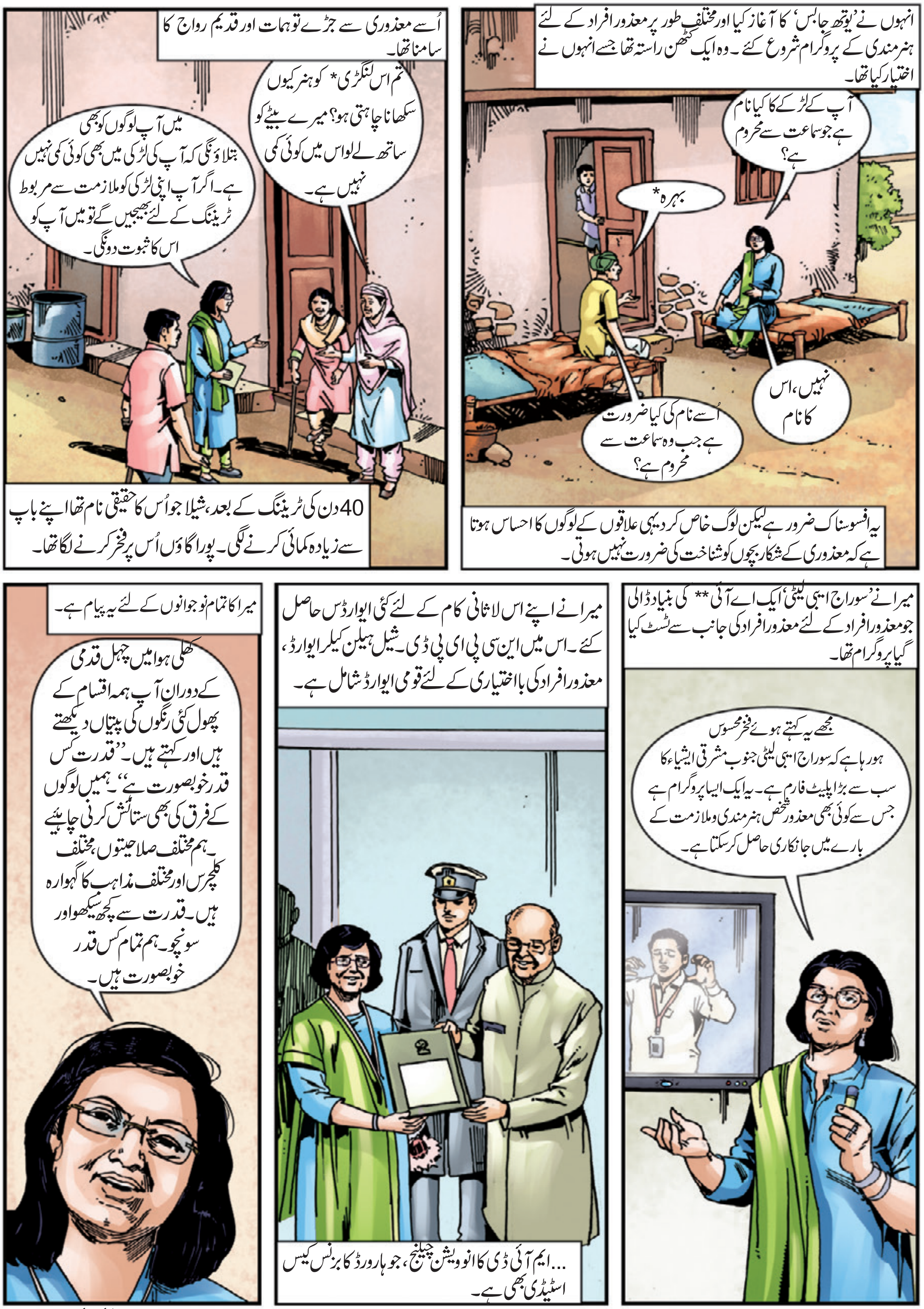

۱۸ ایل اے ایم ای

* ڈی ای اے ایف

** آرٹیفیشیل انٹلیجنس

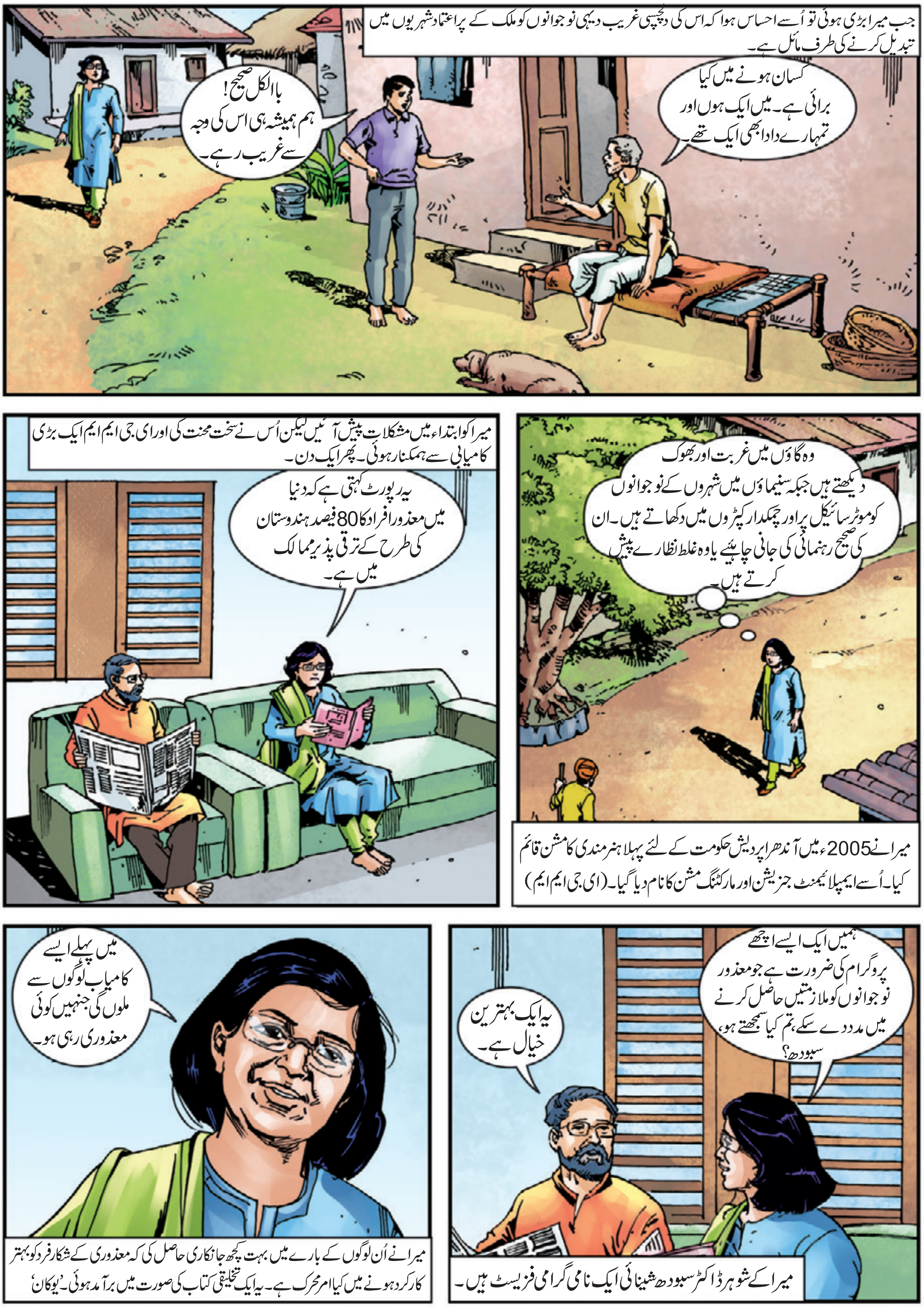
جب میرا بڑی ہوئی تو اُسے احساس ہوا کہ اس کی دلچسپی غریب دیہی نوجوانوں کو ملک کے پر اعتماد شہریوں میں تبدیل کرنے کی طرف مائل ہے۔
کسان ہونے میں کیا برائی ہے۔ میں ایک ہوں اور تمہارے دادا بھی ایک تھے۔
بالکل صحیح! ہم ہمیشہ ہی اس کی وجہ سے غریب رہے۔
وہ گاؤں میں غربت اور بھوک دیکھتے ہیں جبکہ سنیماؤں میں شہروں کے نوجوانوں کو موٹر سائیکل پر اور چمکدار کپڑوں میں دکھاتے ہیں۔ ان کی صحیح رہنمائی کی جانی چاہیئے یا وہ غلط نظارے پیش کرتے ہیں۔
میرا نے 2005ء میں آندھرا پردیش حکومت کے لئے پہلا ہنر مندی کا مشن قائم کیا۔ اُسے ایمپلائیمنٹ جنریشن اور مارکٹنگ مشن کا نام دیا گیا۔ (ای جی ایم ایم)
میرا کو ابتداء میں مشکلات پیش آئیں لیکن اُس نے سخت محنت کی اور ای جی ایم ایم ایک بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ پھر ایک دن۔
یہ رپورٹ کہتی ہے کہ دنیا میں معذور افراد کا 80 فیصد ہندوستان کی طرح کے ترقی پذیر ممالک میں ہے۔
ہمیں ایک ایسے اچھے پروگرام کی ضرورت ہے جو معذور نوجوانوں کو ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد دے سکے، تم کیا سمجھتے ہو، سبودھ؟
یہ ایک بہترین خیال ہے۔
میرا کے شوہر ڈاکٹر سبودھ شینائی ایک نامی گرامی فزیسٹ ہیں۔
میں پہلے ایسے کامیاب لوگوں سے ملوں گی جنہیں کوئی معذوری رہی ہو۔
میرا نے اُن لوگوں کے بارے میں بہت کچھ جانکاری حاصل کی کہ معذوری کے شکار فرد کو بہتر کارکردہونے میں کیا امر محرک ہے۔ یہ ایک تخلیقی کتاب کی صورت میں برآمد ہوئی۔ 'یوکان'

میرا شینائے

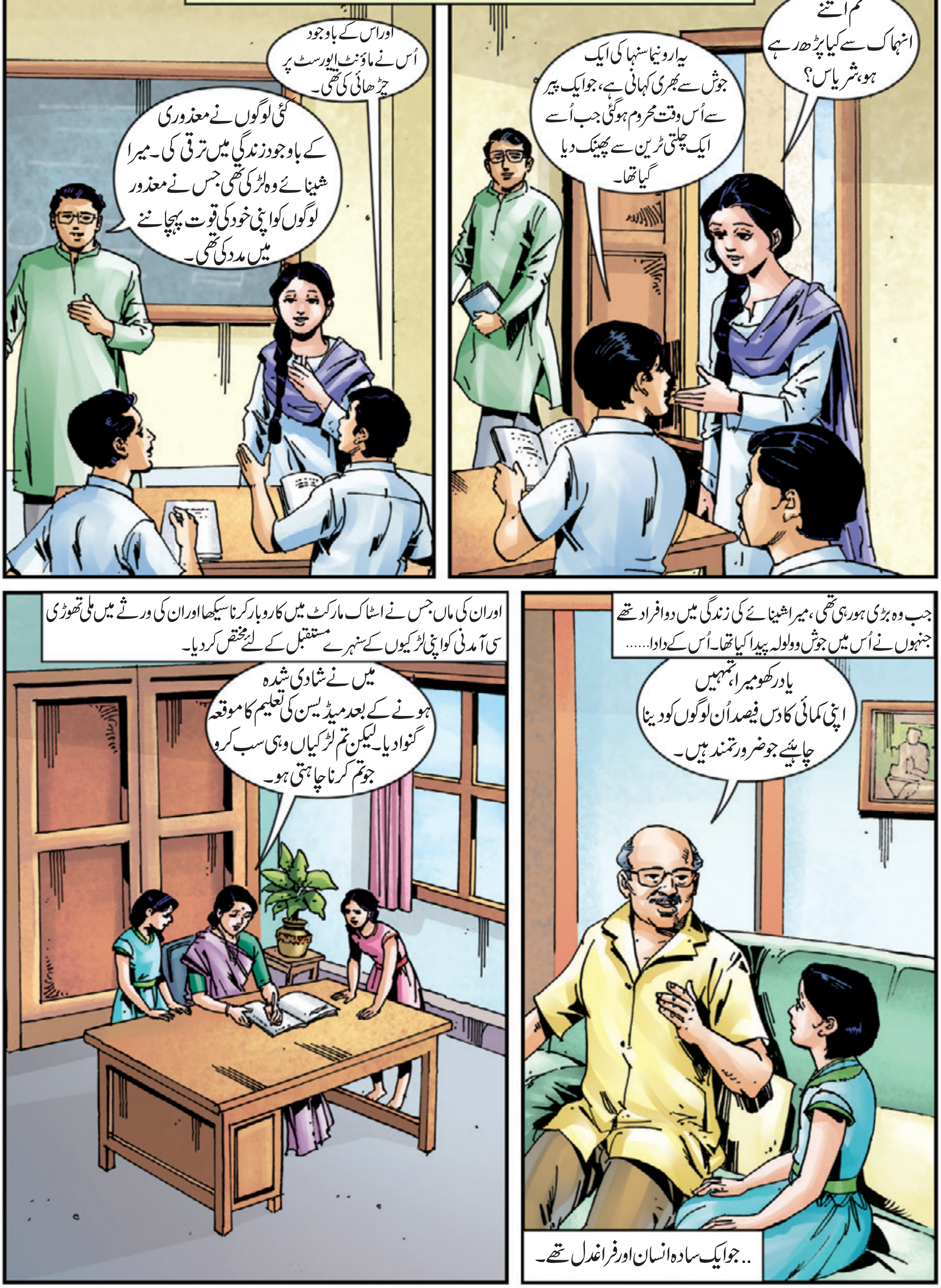
تم اتنے انہماک سے کیا پڑھ رہے ہو، شریاس؟
یہ ارونیما سنہا کی ایک جوش سے بھری کہانی ہے، جو ایک پیر سے اُس وقت محروم ہو گئی جب اُسے ایک چلتی ٹرین سے پھینک دیا گیا تھا۔
کئی لوگوں نے معذوری کے باوجود زندگی میں ترقی کی۔ میرا شینائے وہ لڑکی تھی جس نے معذور لوگوں کو اپنی خود کی قوت پہچاننے میں مدد کی تھی۔
اور اس کے باوجود اُس نے ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھائی کی تھی۔
جب وہ بڑی ہو رہی تھی، میرا شینائے کی زندگی میں دو افراد تھے جنہوں نے اُس میں جوش و ولولہ پیدا کیا تھا۔ اُس کے دادا......
یاد رکھو میرا، تمہیں اپنی کمائی کا دس فیصد اُن لوگوں کو دینا چاہئیے جو ضرورتمند ہیں۔
.. جو ایک سادہ انسان اور فراغدل تھے۔
اور ان کی ماں جس نے اسٹاک مارکیٹ میں کاروبار کرنا سیکھا اور ان کی ورثے میں ملی تھوڑی سی آمدنی کو اپنی لڑکیوں کے سنہرے مستقبل کے لئے مختص کر دیا۔
میں نے شادی شدہ ہونے کے بعد میڈیسن کی تعلیم کا موقعہ گنوا دیا۔ لیکن تم لڑکیاں وہی سب کرو جو تم کرنا چاہتی ہو۔

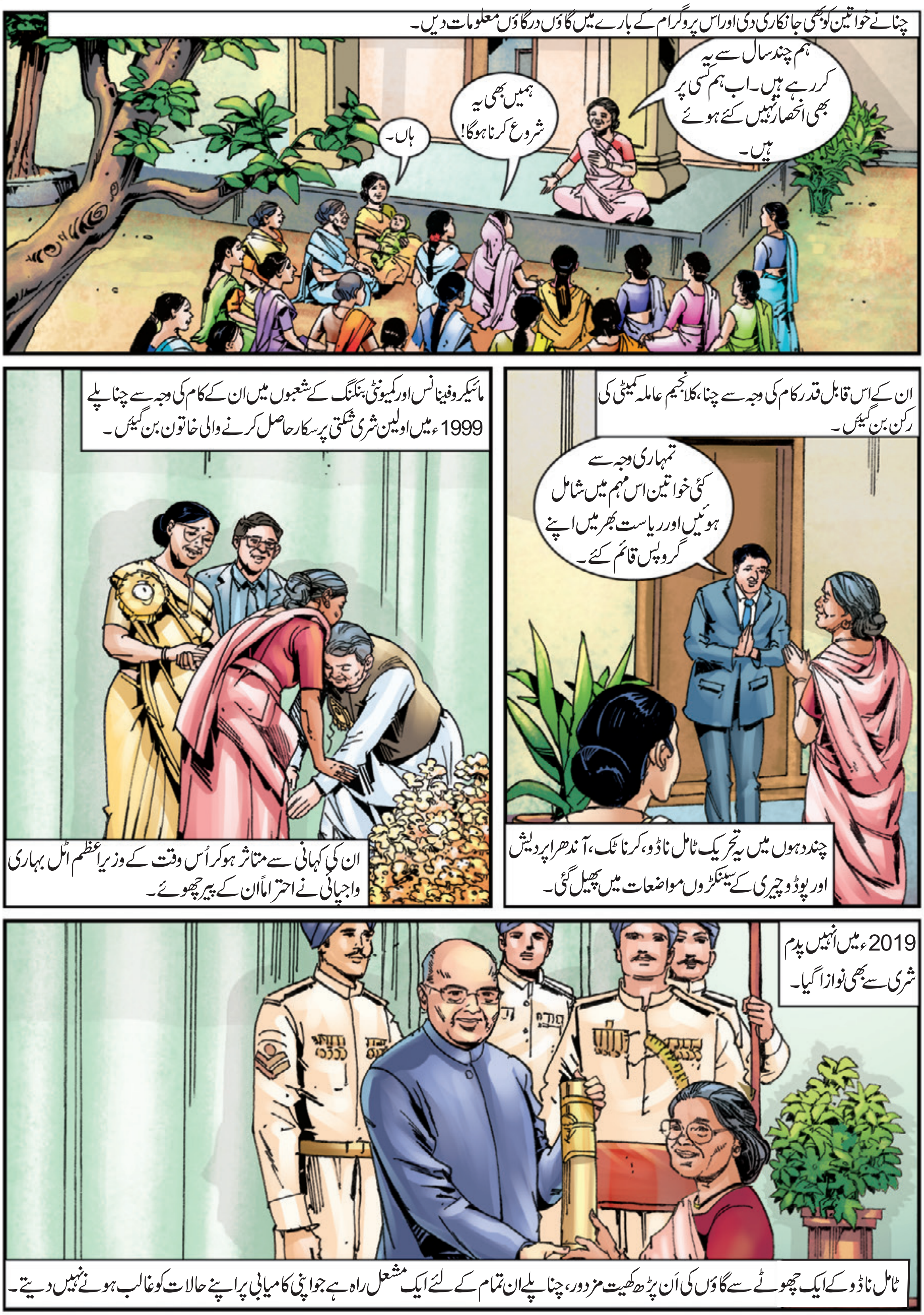

چنا نے خواتین کو بھی جانکاری دی اور اس پروگرام کے بارے میں گاؤں درگاؤں معلومات دیں۔
ہم چند سال سے یہ کر رہے ہیں۔ اب ہم کسی پر بھی انحصار نہیں کئے ہوئے ہیں۔
ہمیں بھی یہ شروع کرنا ہوگا!
ہاں۔
ان کے اس قابل قدر کام کی وجہ سے چنا، کلانجیم عاملہ کمیٹی کی رکن بن گئیں۔
تمہاری وجہ سے کئی خواتین اس مہم میں شامل ہوئیں اور ریاست بھر میں اپنے گروپس قائم کئے۔
چند دہوں میں یہ تحریک ٹامل ناڈو، کرناٹک، آندھراپردیش اور پوڈوچیری کے سینکڑوں مواضعات میں پھیل گئی۔
مائیکروفینانس اور کمیونٹی بنکنگ کے شعبوں میں ان کے کام کی وجہ سے چنا پلے 1999ء میں اولین شری شکتی پرسکار حاصل کرنے والی خاتون بن گئیں۔
ان کی کہانی سے متاثر ہوکر اُس وقت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے احتراماً ان کے پیر چھوئے۔
2019ء میں انہیں پدم شری سے بھی نوازا گیا۔
ٹامل ناڈو کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی اَن پڑھ کھیت مزدور، چنا پلے ان تمام کے لئے ایک مشعل راہ ہے جو اپنی کامیابی پر اپنے حالات کو غالب ہونے نہیں دیتے۔

* ٹاملناڈو میں

^ ٹامل میں خوشحالی اور ذخیرہ کرنا ہر دو کے معنے

مدورائی چناپلے

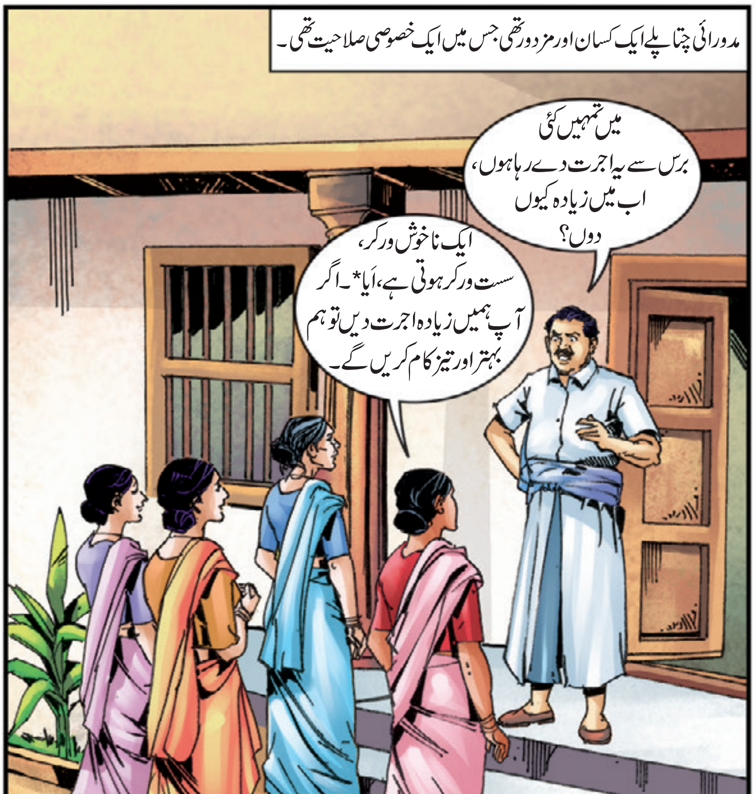

* سر

کرشنیل انیل

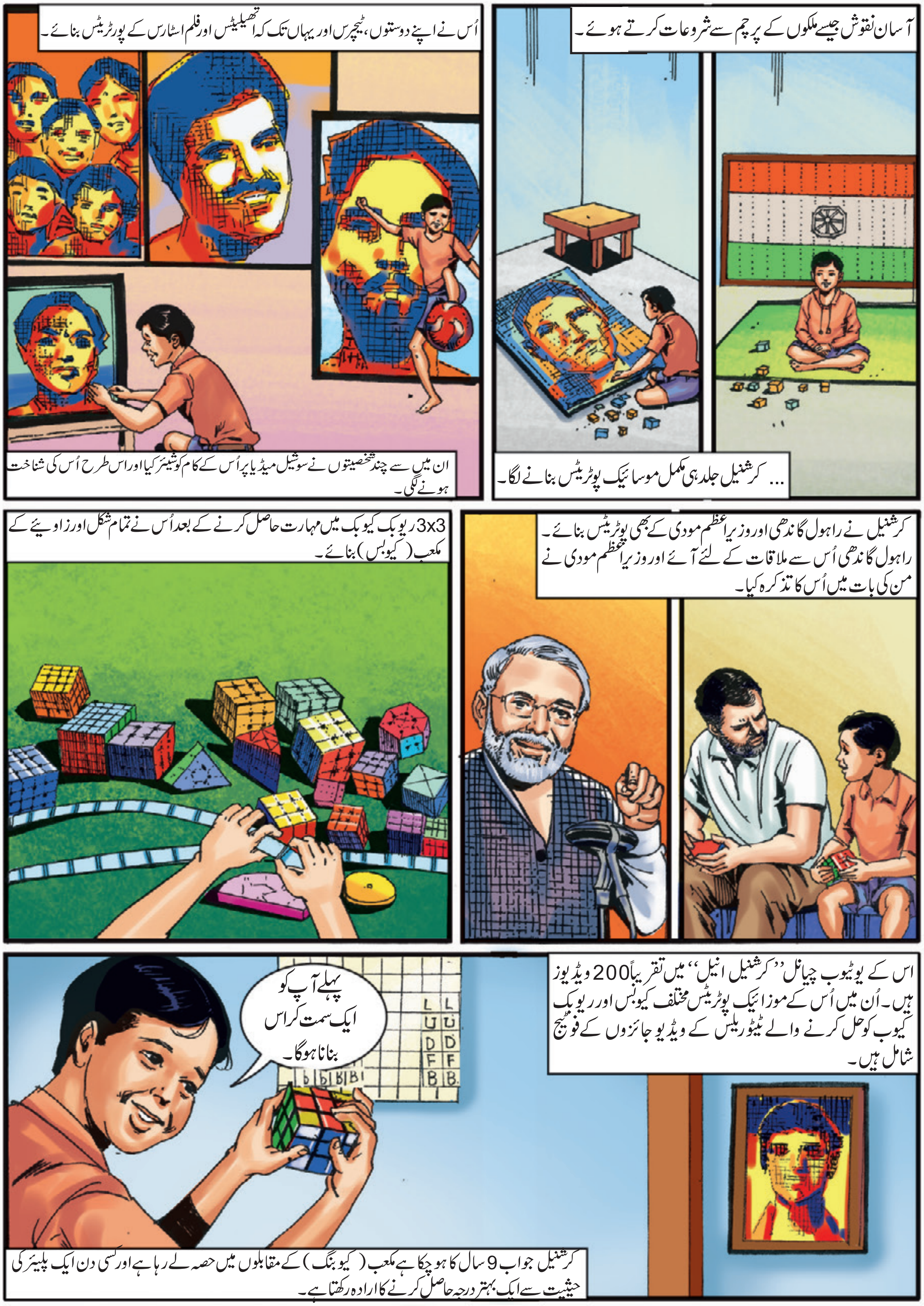
آسان نقوش جیسے ملکوں کے پرچم سے شروعات کرتے ہوئے۔
... کرشنیل جلد ہی مکمل موسائیک پورٹریٹس بنانے لگا۔
اُس نے اپنے دوستوں، ٹیچرس اور یہاں تک کہ اتھلیٹس اور فلم اسٹارس کے پورٹریٹس بنائے۔
ان میں سے چند شخصیتوں نے سوشل میڈیا پر اُس کے کام کو شیئر کیا اور اس طرح اُس کی شناخت ہونے لگی۔
کرشنیل نے راہول گاندھی اور وزیراعظم مودی کے بھی پورٹریٹس بنائے۔ راہول گاندھی اُس سے ملاقات کے لئے آئے اور وزیراعظم مودی نے من کی بات میں اُس کا تذکرہ کیا۔
3x3 ریوبک کیوبک میں مہارت حاصل کرنے کے بعد اُس نے تمام شکل اور زاویئے کے مکعب (کیوبس) بنائے۔
اس کے یوٹیوب چیانل ”کرشنیل انیل“ میں تقریباً 200 ویڈیوز ہیں۔ اُن میں اُس کے موزائیک پورٹریٹس مختلف کیوبس اور ریوبک کیوب کو حل کرنے والے ٹیٹوریلس کے ویڈیو جائزوں کے فوٹیج شامل ہیں۔
پہلے آپ کو ایک سمت کراس بنانا ہوگا۔
کرشنیل جواب 9 سال کا ہو چکا ہے مکعب (کیوبنگ) کے مقابلوں میں حصہ لے رہا ہے اور کسی دن ایک پلیئر کی حیثیت سے ایک بہتر درجہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کرشنیل انیل

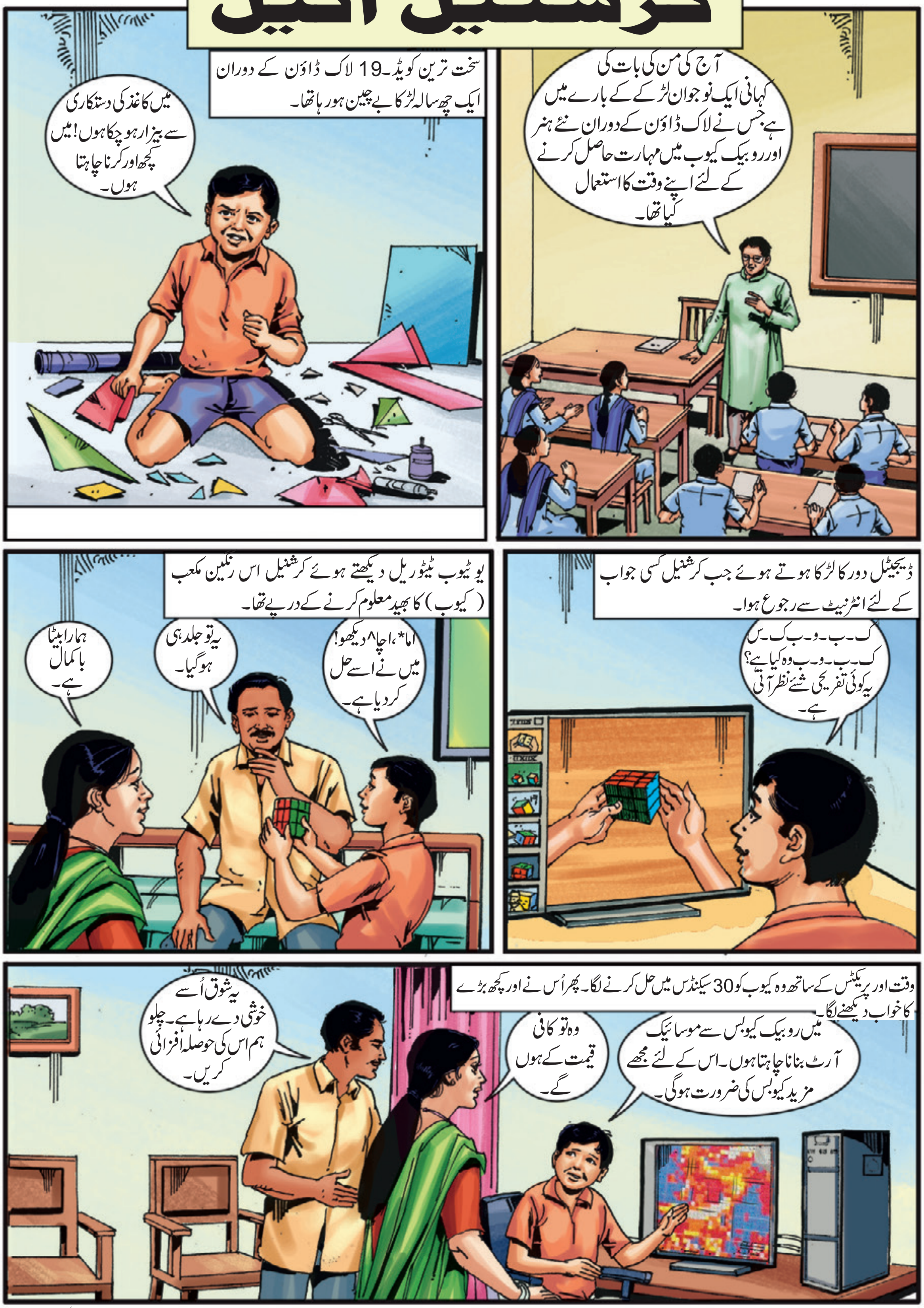

*ملیالم میں ماں

^ملیالم میں باپ

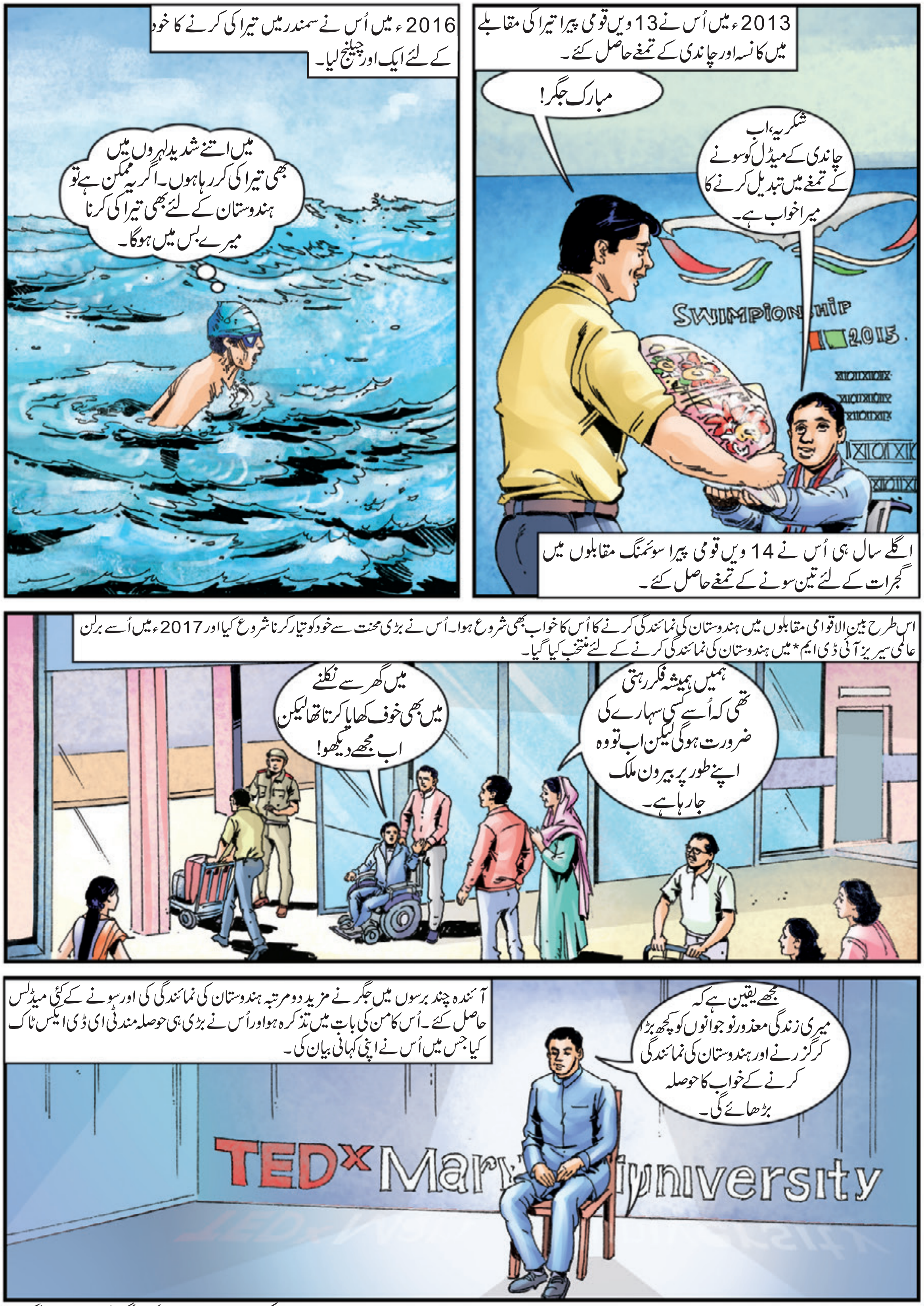

* جرمن کی جانب سے منعقد کئے گئے ایک پیرا سوئمنگ چمپئین شپ انٹرنیشنل ڈیٹسوچ میسٹرس چیفٹن

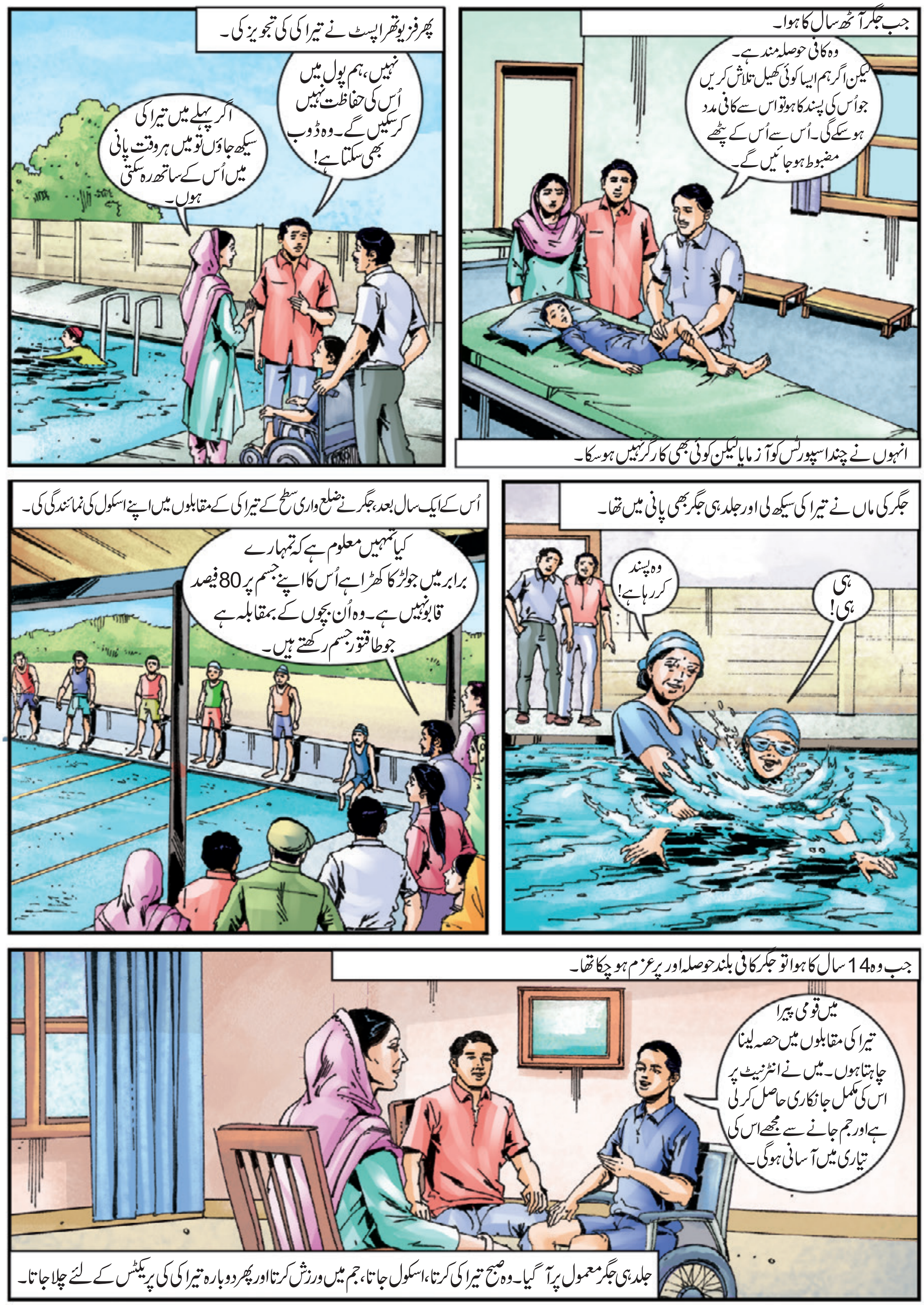
جب جگر آٹھ سال کا ہوا۔
وہ کافی حوصلہ مند ہے۔ لیکن اگر ہم ایسا کوئی کھیل تلاش کریں جو اُس کی پسند کا ہو تو اس سے کافی مدد ہو سکے گی۔ اُس سے اُس کے پٹھے مضبوط ہو جائیں گے۔
انہوں نے چند اسپورٹس کو آزمایا لیکن کوئی بھی کارگر نہیں ہو سکا۔
پھر فزیوتھراپسٹ نے تیراکی کی تجویز کی۔
نہیں، ہم پول میں اُس کی حفاظت نہیں کر سکیں گے۔ وہ ڈوب بھی سکتا ہے!
اگر پہلے میں تیراکی سیکھ جاؤں تو میں ہر وقت پانی میں اُس کے ساتھ رہ سکتی ہوں۔
جگر کی ماں نے تیراکی سیکھ لی اور جلد ہی جگر بھی پانی میں تھا۔
ہی ہی!
وہ پسند کر رہا ہے!
اُس کے ایک سال بعد، جگر نے ضلع وار سطح کے تیراکی کے مقابلوں میں اپنے اسکول کی نمائندگی کی۔
کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے برابر میں جو لڑکا کھڑا ہے اُس کا اپنے جسم پر 80 فیصد قابو نہیں ہے۔ وہ اُن بچوں کے بمقابلہ ہے جو طاقتور جسم رکھتے ہیں۔
جب وہ 14 سال کا ہوا تو جگر کافی بلند حوصلہ اور پُرعزم ہو چکا تھا۔
میں قومی پیرا تیراکی مقابلوں میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔ میں نے انٹرنیٹ پر اس کی مکمل جانکاری حاصل کر لی ہے اور جم جانے سے مجھے اس کی تیاری میں آسانی ہوگی۔
جلد ہی جگر معمول پر آ گیا۔ وہ صبح تیراکی کرتا، اسکول جاتا، جم میں ورزش کرتا اور پھر دوبارہ تیراکی کی پریکٹس کے لئے چلا جاتا۔

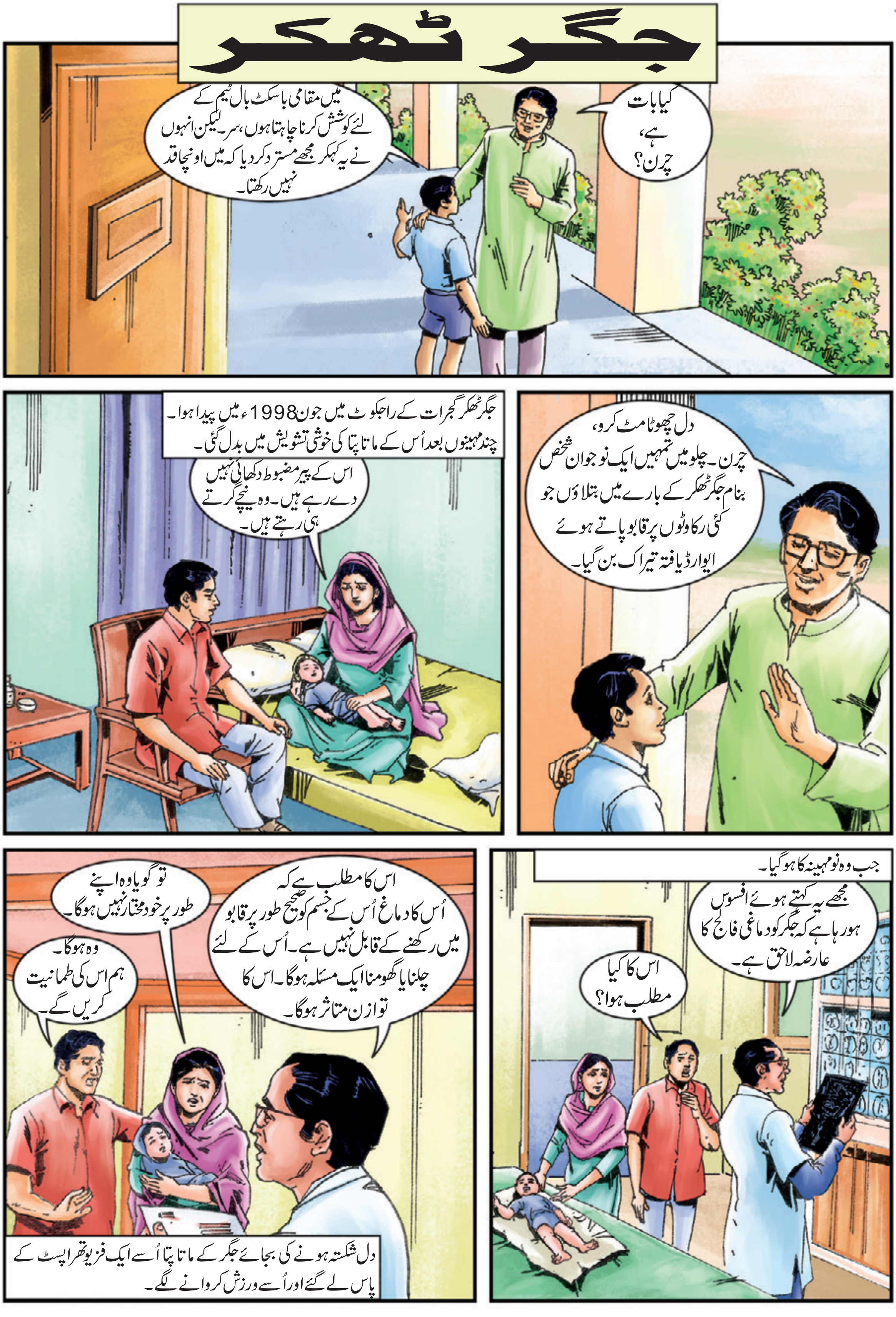
جگر ٹھکر
کیا بات ہے، چرن؟
میں مقامی باسکٹ بال ٹیم کے لئے کوشش کرنا چاہتا ہوں، سر۔ لیکن انہوں نے یہ کہہ کر مجھے مسترد کر دیا کہ میں اونچا قد نہیں رکھتا۔
دل چھوٹا مت کرو، چرن۔ چلو میں تمہیں ایک نوجوان شخص بنام جگر ٹھکر کے بارے میں بتلاؤں جو کئی رکاوٹوں پر قابو پاتے ہوئے ایوارڈ یافتہ تیراک بن گیا۔
جگر ٹھکر گجرات کے راجکوٹ میں جون 1998ء میں پیدا ہوا۔ چند مہینوں بعد اُس کے ماتا پتا کی خوشی تشویش میں بدل گئی۔
اس کے پیر مضبوط دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ وہ نیچے گرتے ہی رہتے ہیں۔
جب وہ نو مہینہ کا ہو گیا۔
مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ جگر کو دماغی فالج کا عارضہ لاحق ہے۔
اس کا کیا مطلب ہوا؟
اس کا مطلب ہے کہ اُس کا دماغ اُس کے جسم کو صحیح طور پر قابو میں رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ اُس کے لئے چلنا یا گھومنا ایک مسئلہ ہوگا۔ اس کا توازن متاثر ہوگا۔
تو گویا وہ اپنے طور پر خود مختار نہیں ہوگا۔
وہ ہوگا۔ ہم اس کی طمانیت کریں گے۔
دل شکستہ ہونے کی بجائے جگر کے ماتا پتا اُسے ایک فزیو تھراپسٹ کے پاس لے گئے اور اُسے ورزش کروانے لگے۔

گوئند ہائی اسکول کے پرنسپل نے آگے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہیرامن کی حوصلہ افزائی کی۔ اسی دوران کوروا الفاظ پر مشتمل ڈائریوں کی تعداد بڑھتی ہی گئی۔
یہ میری چھٹی ڈائری ہے۔
ہیرامن 12 سال تک اپنی مادری زبان کے الفاظ جمع کرتے رہا۔

لیکن اُس کے پاس اسے ایک ڈکشنری کے طور پر شائع کرنے کے لئے مالیہ نہیں تھا۔ گو کہ وہ اسسٹنٹ ٹیچر کے طور پر کام کرتا رہا، لیکن اُسے مالی امداد کی ضرورت تھی۔ بالآخر
ہماری اسوسی ایشن نے کوروا ڈکشنری کے لئے مالیہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
بہت بہت شکریہ سر
وہ جھارکھنڈ کے پالاموکی ملٹی آرٹ اسوسی ایشن تھی جو بالآخر اُس کی مدد کے لئے آگے آئی۔

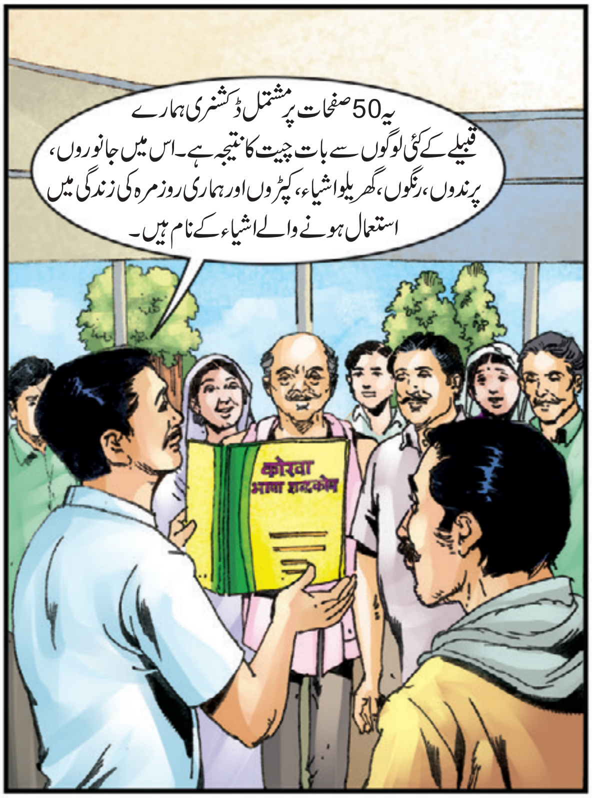
یہ 50 صفحات پر مشتمل ڈکشنری ہمارے قبیلے کے کئی لوگوں سے بات چیت کا نتیجہ ہے۔ اس میں جانوروں، پرندوں، رنگوں، گھریلو اشیاء، کپڑوں اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے اشیاء کے نام ہیں۔
कोरवा भाषा शब्दकोश

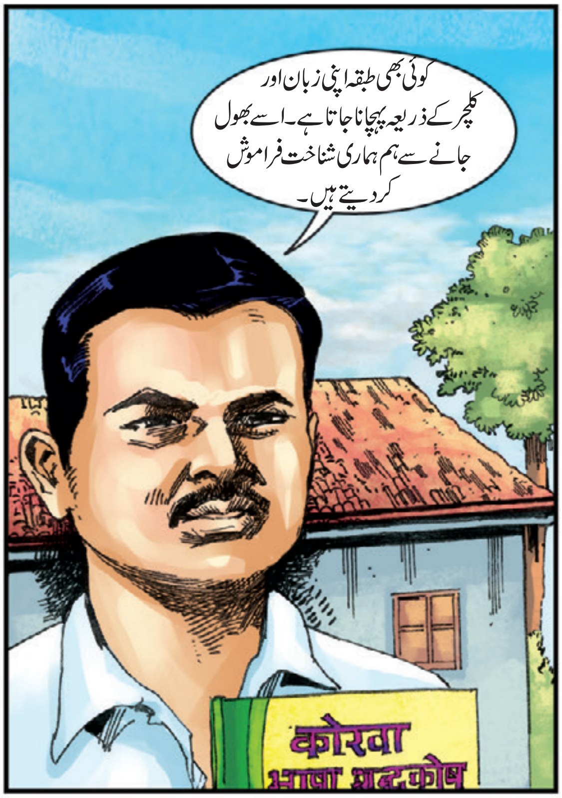
کوئی بھی طبقہ اپنی زبان اور کلچر کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔ اسے بھول جانے سے ہم ہماری شناخت فراموش کر دیتے ہیں۔
कोरवा

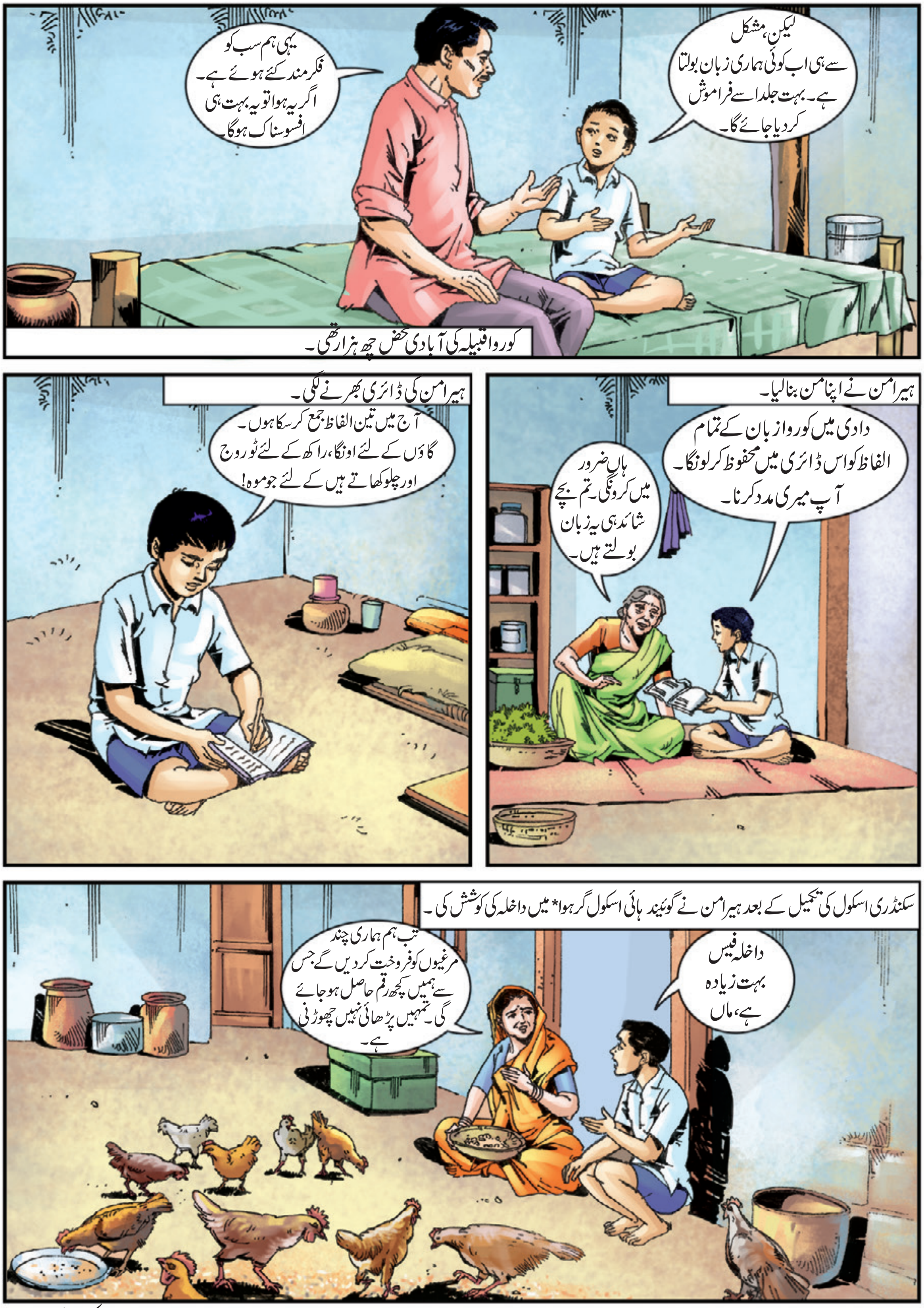

* جھارکھنڈ کا ایک ٹاؤن

ہیرامن کوروا

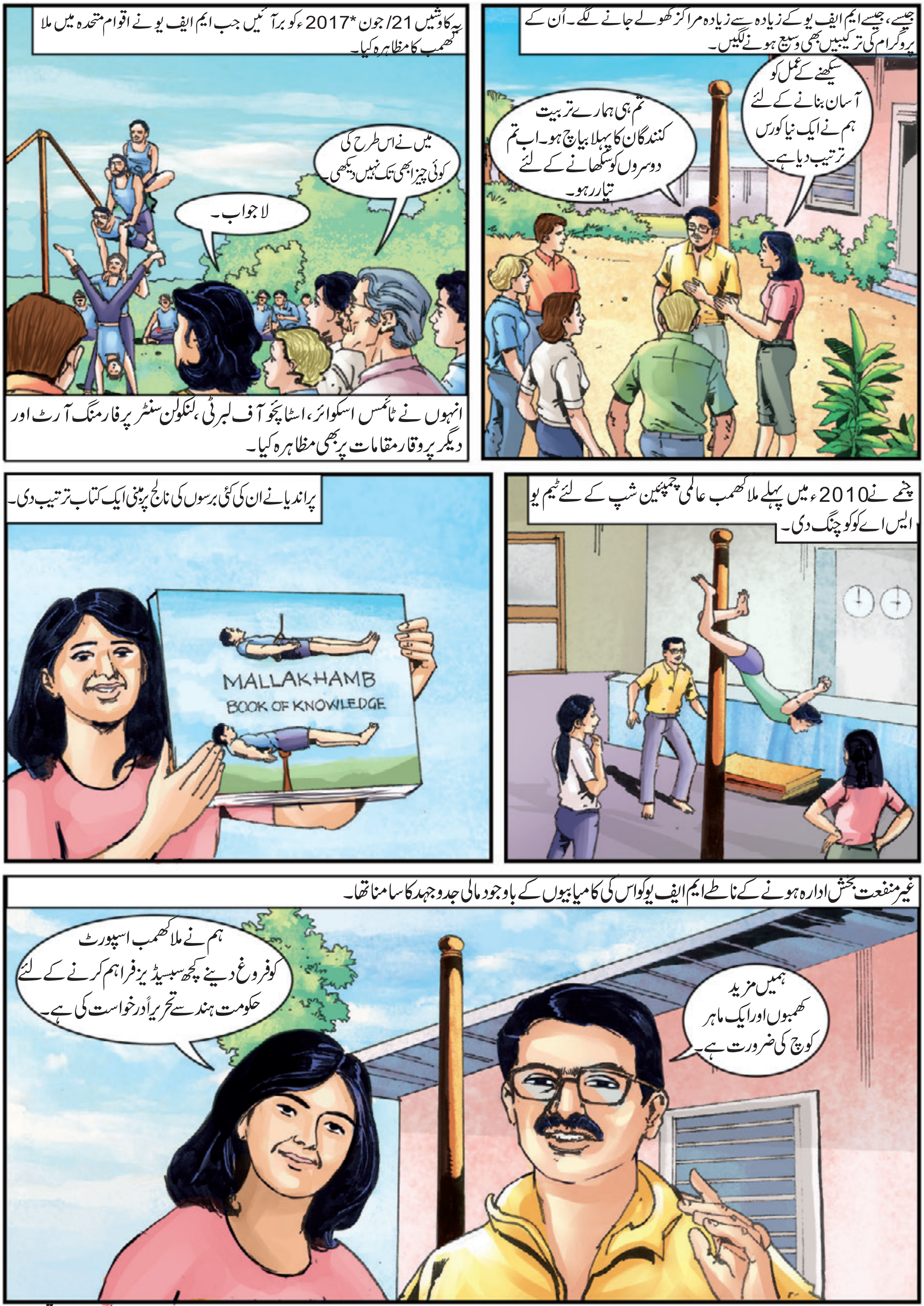

* یوگا کا بین الاقوامی دن

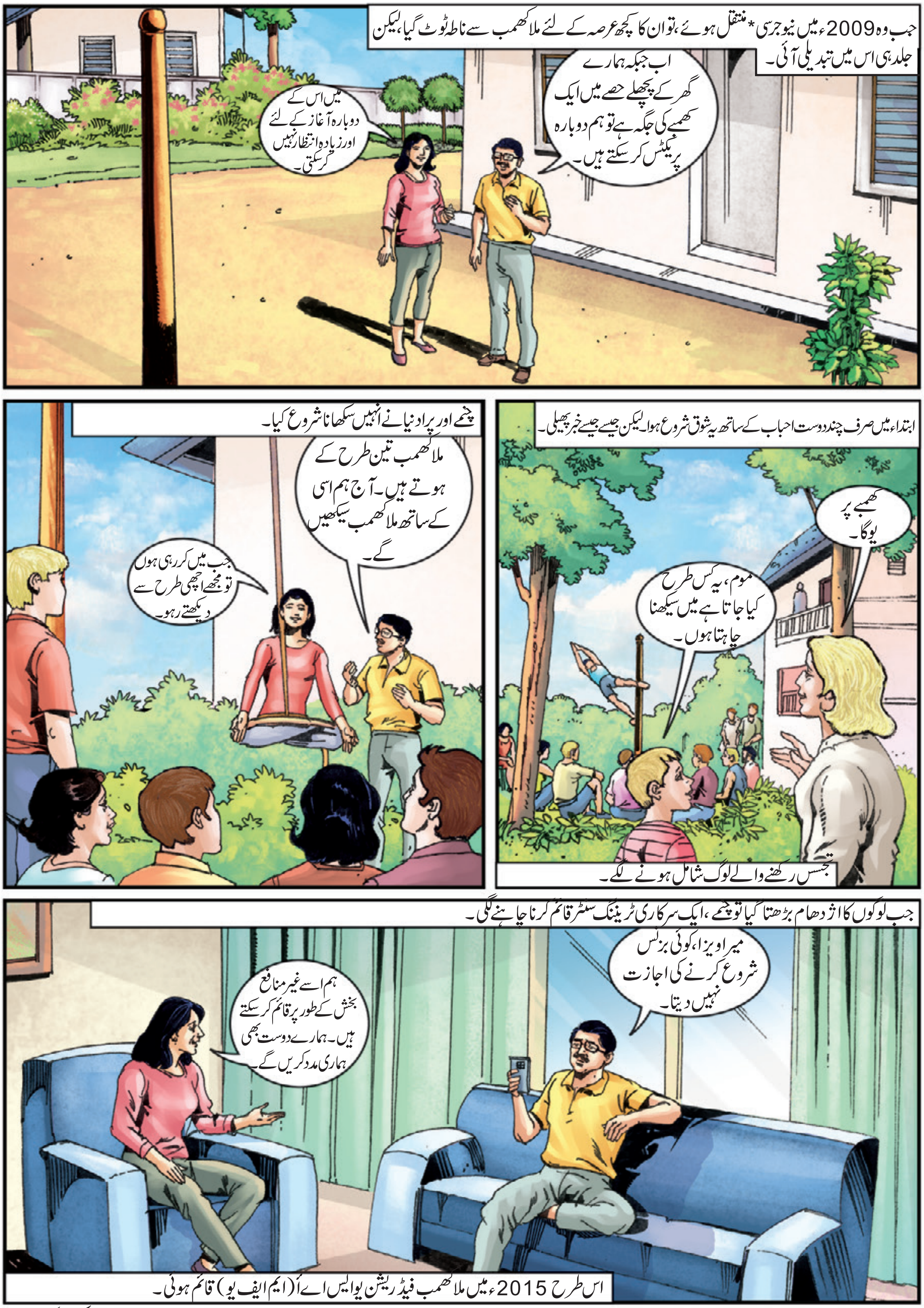

*امریکہ کا ایک صوبہ

چنمے اور پرادنیا پاٹنکر

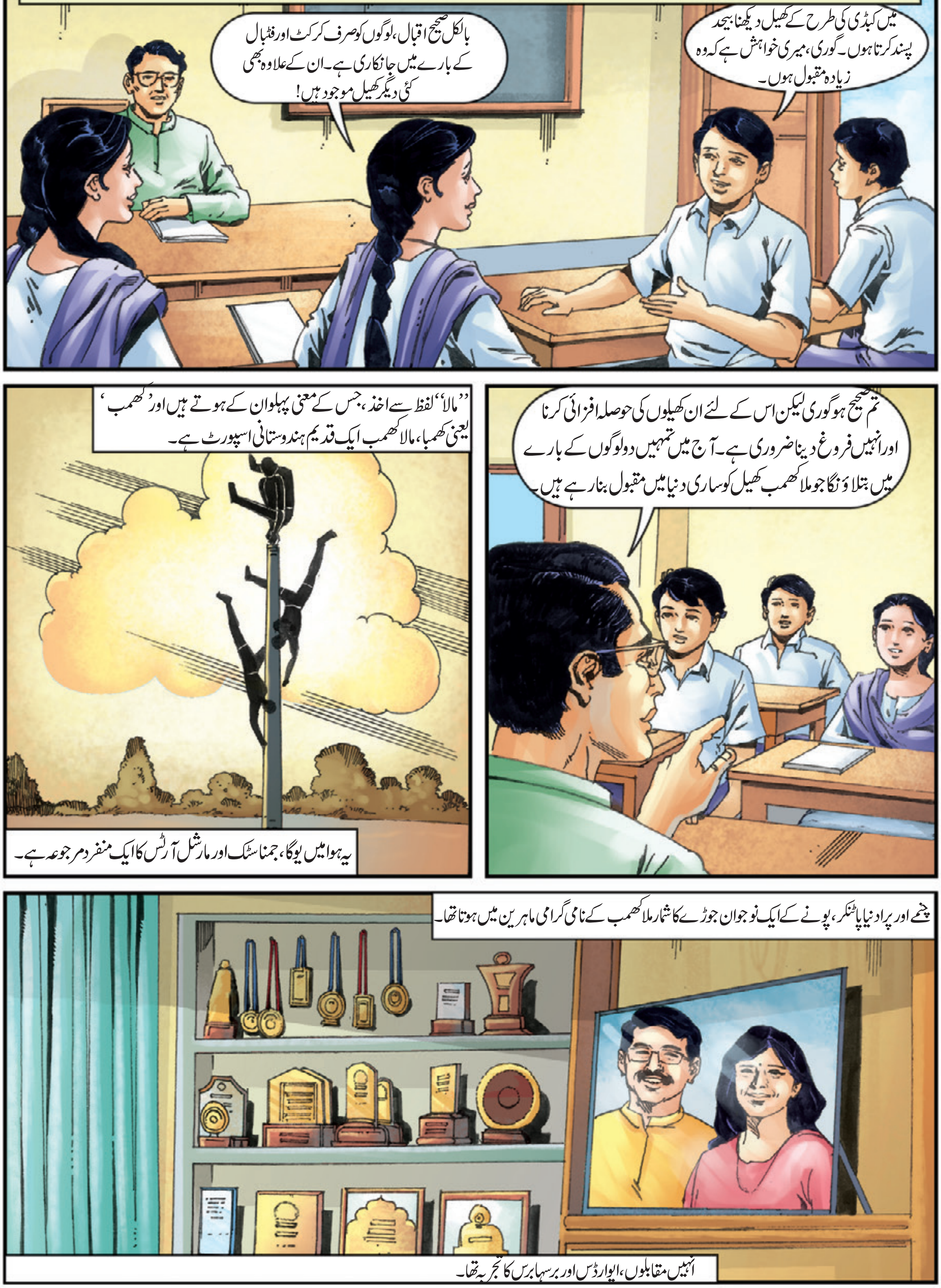

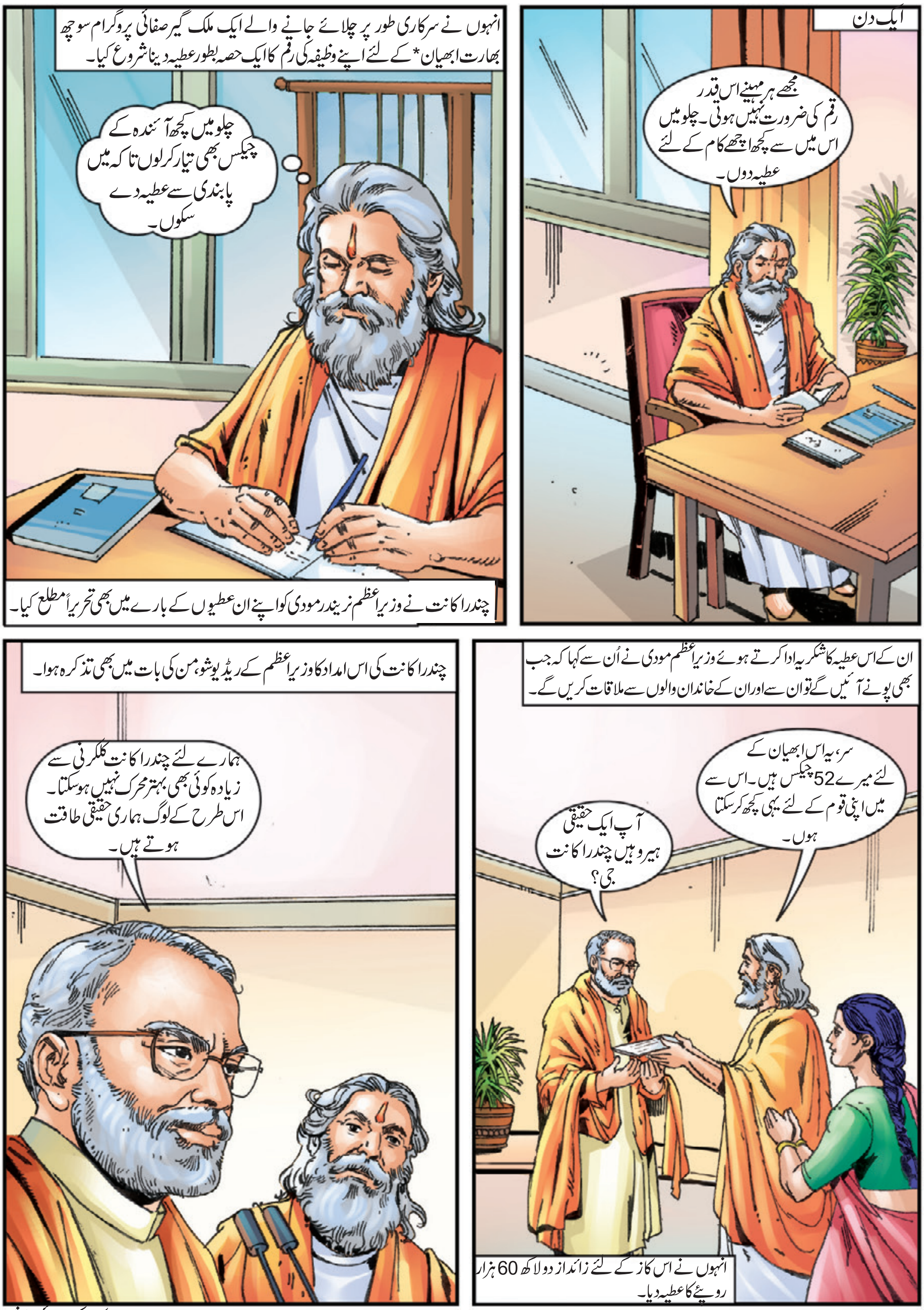

*ملک کی صفائی کا مشن

چندرا کانت کلکرنی

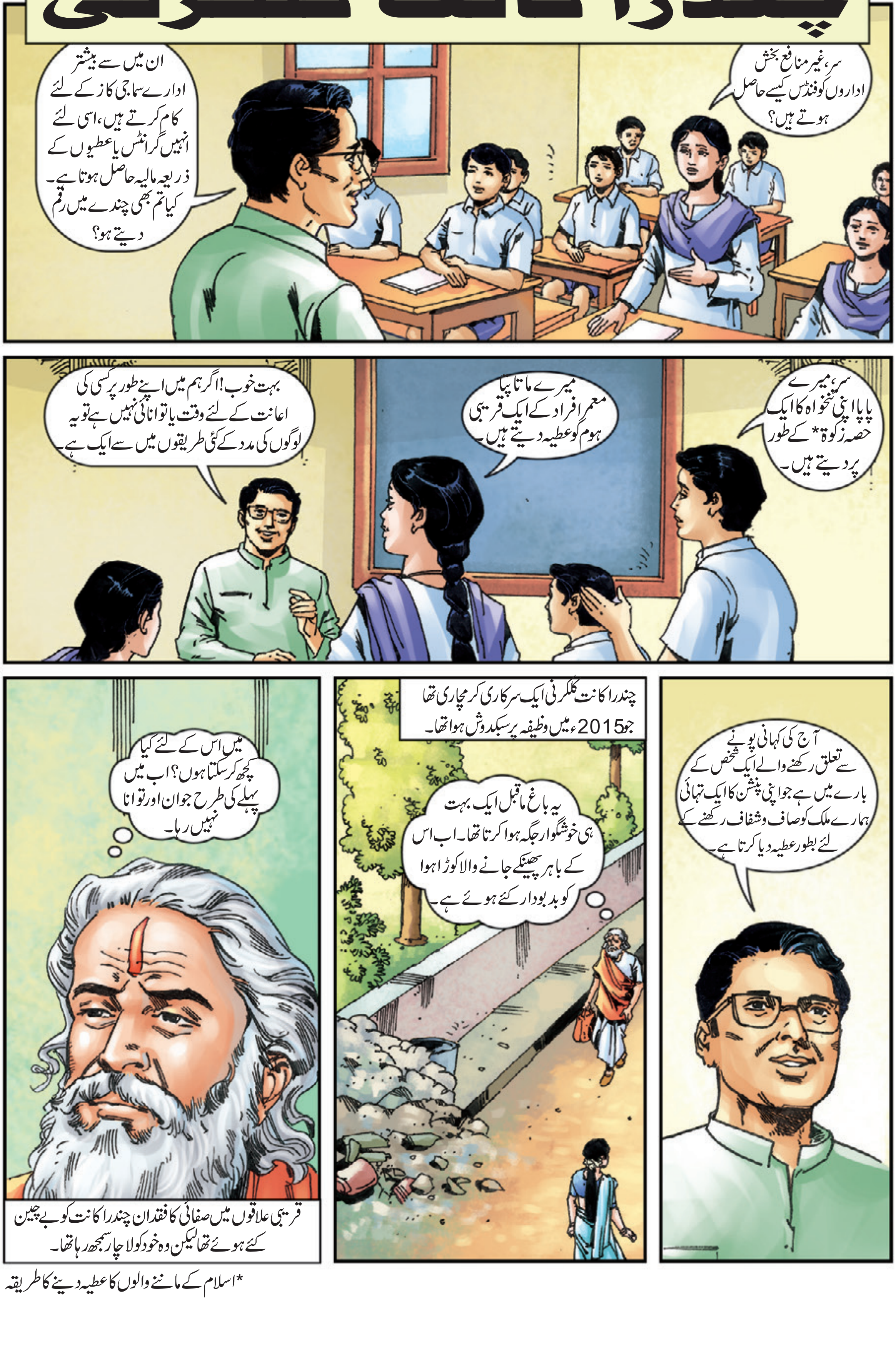

*اسلام کے ماننے والوں کا عطیہ دینے کا طریقہ

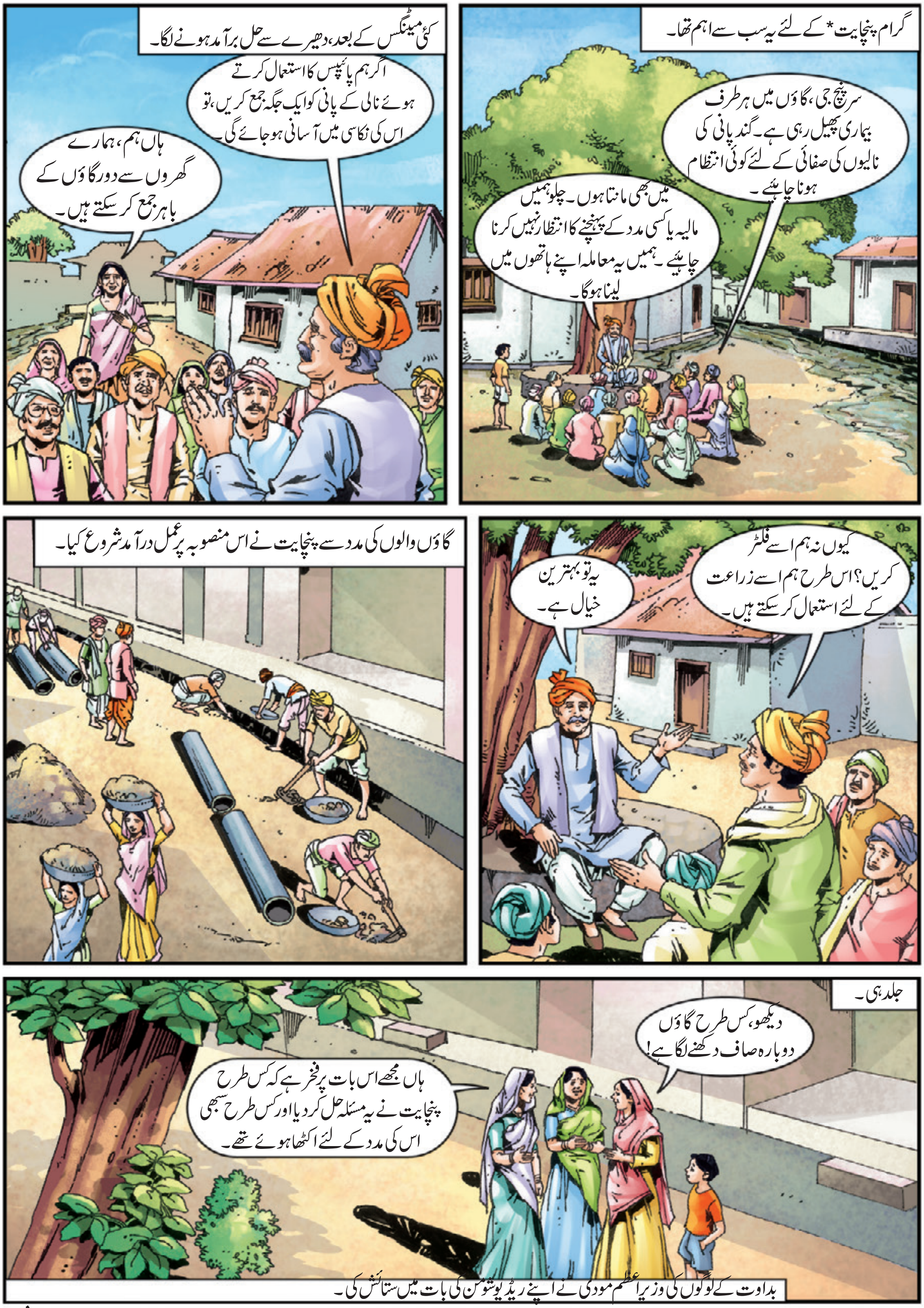

* گاؤں کی کونسل

بداوت گاؤں

وہ سائینس کا پیریڈ تھا اور کلاس کچرے کی نکاسی کا عمل سیکھ رہی تھی۔
اگر نالی کے پانی کی صحیح ڈھنگ سے نکاسی نہ کی گئی تو اس سے بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔
ہماری بلڈنگ کے قریب کے سیوتج پائپس گزشتہ مہینے پھٹ گئے تھے۔ وہ بہت ہی برا تھا۔
پھر تم لوگوں نے اس بدبو کو کس طرح برداشت کیا؟
وہ ہے کوئی جو وقفہ لینا چاہتا ہو اور من کی بات کی کہانی سننا چاہتا ہو؟
واؤ!
واؤ!
ہریانہ کے پنچ کلا کے بداوت گاؤں میں۔
اوہ! نالی کی کس قدر بدبو بہتے پانی سے آرہی ہے۔
میرے بچے بیمار ہوتے ہی جارہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ چاروں طرف کے گندے پانی کی وجہ سے ہے۔
ڈرینیج کے پانی کی وجہ سے کچھ عرصہ سے گاؤں میں مسائل ہو رہے تھے۔
مجھے یہاں سے ترکاریاں خریدنے کا من نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کس قدر گندگی میں ہیں۔
لیکن سارا گاؤں اسی طرح کا ہے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔

فہرست

1	بداوت گاؤں	3
2	چندرا کانت کلکرنی	5
3	چشمے اور پراندیا پاٹنکر	7
4	ہیرامن کوروا	10
5	جگر ٹھکر	13
6	کرشنیل انیل	16
7	مدورائی چناپلے	18
8	میرا شینائی	21
9	رنگفا می یونگ	24
10	سریدھر ویمبو	27
11	ویدنگی کلکرنی	30

میرے پیارے بچو۔

مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جب میں آپ لوگوں کی طرح کے نوجوانوں کو ان شعبوں میں جسے بھی آپ نے چنا ہے چمکتا دمکتا دیکھتا ہوں۔ وہ کوئی تعلیمی یا پروفیشنل انتخاب ہونا ضروری نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو اپنے شوق ذوق کی تکمیل اور اپنے ہنر میں مہارت کے لئے انتھک محنت کو دیکھ کر مجھے ہمارے ملک کے مستقبل کے تیئں کافی اُمید جاگتی ہے۔

اس جلد میں آپ نوجوان ویدنگی کلکرنی سے ملاقات کریں گے جو سائیکل سواری سے اس قدر محظوظ ہوتی رہی کہ وہ سائیکل پر پوری دنیا کے چکر لگانے والی کم عمر ترین خاتون بن گئی۔ 9 سالہ کرشنیل انیل روبک مکعب کا اس قدر شیدائی تھا کہ اُس نے اسے ایک آرٹ میں تبدیل کر دیا۔

جگر ٹھکر دماغی فالج بیماری لیکر پیدا ہوا تھا لیکن وہ ایک انعام یافتہ پیرا تیراک بن گیا۔ کچھ ایسے بالغ لوگ بھی ہیں جنہوں نے غیر روایتی طرز انتخاب کرتے ہوئے خوشیاں بکھیریں۔ میرا شینائی نے معذور لوگوں کو با اختیار بنانے کا بیڑہ اٹھایا۔ جبکہ سریدھر ویمبو نے دیہی ہندوستان کے نوجوانوں کو با اختیار بنانے کا عزم کیا۔

یاد کرو کہ آپ کے پسندیدہ عوامل آپ کی زندگی کے معیار کو بلند تر کرتے ہیں۔ اپنے دل کی آواز سنو اور صحیح انتخاب کرو۔

MANN KI BAAT
VOL.9

Authors
Sarda Mohan and Tanushree Banerji

Illustrations and Cover Art
Dilip Kadam

Assistant Artist
Ravindra Mokate

Production
Amar Chitra Katha

Colourists
Prakash Sivan and Prajeesh V. P.

Layout Artist
Akshay Khadilkar

Published by
Amar Chitra Katha Pvt. Ltd

URDU

ISBN – 978-93-6127-796-2

Amar Chitra Katha Pvt. Ltd, January 2024

© Ministry of Culture, Govt of India, January 2024
All rights reserved. This book is sold subject to the condition that the publication may not be reproduced, stored in a retrieval system (including but not limited to computers, disks, external drives, electronic or digital devices, e-readers, websites), or transmitted in any form or by any means (including but not limited to cyclostyling, photocopying, docutech or other reprographic reproductions, mechanical, recording, electronic, digital versions) without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

You can now get ACK stories as part of your classroom with **ACK Learn**, a unique learning platform that brings these stories to your school with a range of workshops. Find out more at **www.acklearn.com** or write to us at **acklearn@ack-media.com**.

من کی بات

جلد- 9